عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

شمارہ: ۱۳ | ۱۸ تا ۲۴ ر جمادی الاول ۱۴۳۴ھ مطابق یکم تا ۷ اپریل ۲۰۱۳ء | جلد: ۳۲

ناموس رسالت کی پامالی اور ہماری ذمہ داری

غیر مسلم شہری کے حقوق

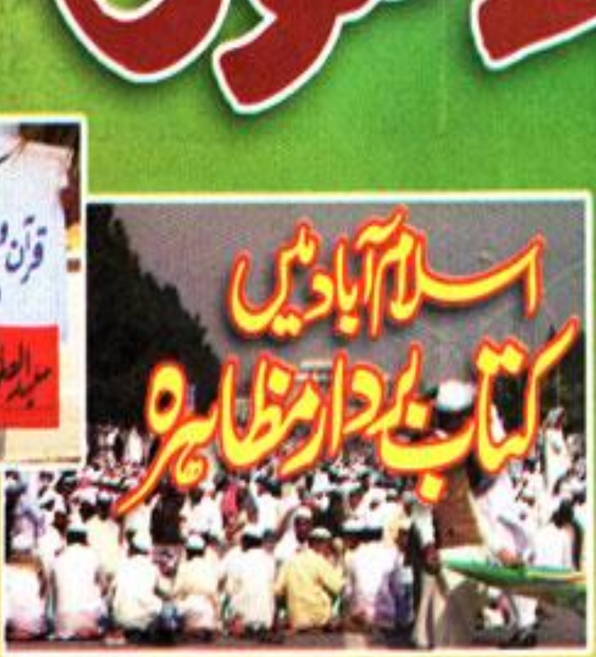

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.or
http://www.khatm-e-nubuwwat.co

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

دم واجب نہیں ہوا؟

محمد طلحہ جالندھری، کراچی

س:...... اگر محرم کوئی جوں یا مچھر وغیرہ مارے یا کنگھا کرتے ہوئے سر یا داڑھی کے بال جھڑ جائیں تو کیا دم دینا ہوگا؟

ج:...... ایسی صورت میں دم لازم نہیں آئے گا، ہاں کچھ صدقہ وغیرہ کر دینا بہتر ہے۔

بغیر احرام کے میقات سے گزرنا

س:...... اگر کوئی عمرہ ادا کرنے کے لئے جائے اور احرام غلطی سے تھیلے میں چلا جائے اور کسی بھی طرح میسر نہ ہو سکے تو کیا ایسی حالت میں کپڑے پہنے ہوئے کوئی عمرہ کر لے تو عمرہ ادا ہو جائے گا یا کوئی دم وغیرہ دینا ہوگا؟

ج:...... بغیر احرام کے حدود حرم میں داخل ہونے سے دم لازم آئے گا، اگر یہ شخص واپس میقات پر آکر احرام باندھ لے تو دم لازم نہیں ہوگا۔

اگر کوئی واپس میقات نہ جائے بلکہ وہیں سے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ کر حرم میں داخل ہو جائے اور پھر طواف سعی اور پھر حلق وغیرہ کرے تو عمرہ ادا ہو جائے گا، مگر ایسے آدمی پر احرام کی خلاف ورزی کی وجہ سے دم لازم ہوگا۔

رمضان المبارک میں عمرہ ادا کرنے کی فضیلت

س:...... کیا رمضان المبارک میں عمرہ ادا کرنے کی کوئی خاص فضیلت ہے؟

ج:...... جی ہاں! حدیث شریف میں آتا ہے کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کا اجر وثواب حج کے برابر ہے اور وہ یہ حدیث ہے:

"عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان عمرة في رمضان تعدل حجة. متفق علیہ."

(مشکوٰۃ ص:۲۲۱، کتاب المناسک)

بار بار حج وعمرہ ادا کرنا

س:...... جیسا کہ آج کل مہنگائی کا دور ہے اور حج وعمرہ بھی بہت مہنگا ہو گیا ہے تو زندگی میں ایک مرتبہ حج وعمرہ کر لینا کافی نہیں ہے؟ بار بار حج وعمرے کے لئے جانا صحیح ہے؟ جبکہ یہی رقم کسی غریب کو دے کر اس کی مدد کی جا سکتی ہے؟

ج:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار حج وعمرہ ادا کرنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ مثلاً ایک حدیث میں ہے:

"عن ابی هريرة رضي اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة. متفق عليه."

(مشکوٰۃ ص:۲۲۱، کتاب المناسک)

ترجمہ: "ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی عرصہ کے گناہوں کے لئے کفارہ ہو جاتا ہے اور حج مبرور کی جزا تو بس جنت ہی ہے"

اور دوسری حدیث میں ہے:

"عن ابن عباس رضي اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم تابعوا بين الحج والعمرة فانهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة وليس للحجة المبرورة ثواب الا الجنة." (مشکوٰۃ ص:۲۲۲)

ترجمہ: "حج وعمرہ کرو، کیونکہ یہ دونوں فقر وتنگدستی کو دور کرتے ہیں اور گناہوں کو بھی ایسے دور اور صاف کرتے ہیں جیسے لوہا، سونا، چاندی، کو آگ میں ڈال کر صاف کیا جاتا ہے اور حج مبرور کا ثواب تو جنت ہی ہے۔"

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلس ادارت
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۲ — ۱۸ تا ۲۴ /جمادی الاول ۱۴۳۴ھ مطابق یکم تا ۷/اپریل ۲۰۱۳ء — شمارہ:۱۳

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

مشتبہ کاروبار سے بچنے کا حکم	۵	محمد اعجاز مصطفی
غیر مسلم شہری کے حقوق	۷	مولانا انیس الرحمن لدھیانویؒ
اسلام آباد میں کتاب بردار مظاہرہ	۱۱	رپورٹ روزنامہ اسلام
مجازی نبوت کا تار عنکبوت (۲)	۱۳	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
ناموس رسالت کی پامالی اور ہماری ذمہ داری	۱۷	مولانا محمد حذیفہ وستانوی
ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ	۲۰	رپورٹ: مولانا تجمل حسین
سید کمال شاہ کا سفر آخرت	۲۲	مولانا عبدالحی مطمئن
"دردمند خاتون" (۱۰)	۲۳	مولانا حافظ عبدالرحمن مدظلہ

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک ـ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درس حدیث

قیامت کے حالات

عظمت وجلالِ الٰہی

"حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ: اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جس کو میں ہدایت دے دوں، پس تم مجھ سے ہدایت مانگو، میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اور تم سب فقیر ہو سوائے اس کے جس کو میں غنی کردوں، پس تم مجھ سے اپنے رزق مانگو۔ اور تم سب گنہگار ہو، سوائے اس شخص کے جس کو میں عافیت میں رکھوں، پس تم میں سے جو شخص یہ یقین رکھتا ہو کہ میں بخشش دینے پر قدرت رکھتا ہوں، پس وہ مجھ سے بخشش مانگے تو میں اس کو بخش دوں گا اور میں کوئی پروا نہیں کروں گا! اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندے اور مردے، تر اور خشک سب مل کر میرے بندوں میں سب سے زیادہ متقی دل والے بندے پر جمع ہوجائیں (یعنی سب اس جیسے بن جائیں) تو یہ چیز میرے ملک میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں کرے گی! اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندے اور مردے، تر اور خشک سب مل کر میرے بندوں میں سے سب سے بدبخت دل والے بندے پر جمع ہوجائیں (یعنی اس جیسے بن جائیں) تو یہ چیز میری سلطنت میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں کرے گی! اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندے اور مردے، تر اور خشک سب کے سب ایک میدان میں جمع ہوجائیں، پھر تم میں سے ہر شخص وہ سب کچھ مانگ لے جہاں تک اس کی تمنا پرواز کرسکتی ہے، اور میں ہر شخص کو وہ سب کچھ دے دوں جو اس نے مانگا ہو، تو اس سے میری سلطنت (کے خزانوں) میں ذرا بھی کمی نہیں ہوگی، جیسے تم میں سے کوئی شخص سمندر پر جائے اور اس میں سوئی ڈبوکر نکالے (کہ اس سوئی کو لگنے والے پانی سے بحرِ محیط میں کیا کمی واقع ہوتی ہے؟) اس کی وجہ یہ ہے کہ میں جواد (سخی) ہوں، غنی مطلق ہوں، بہت ہی وسعت سے عطا کرنے والا ہوں، جو چاہتا ہوں کرتا ہوں، میری عطا صرف حکم دینا ہے، اور میرا عذاب صرف حکم دینا ہے، (یعنی اسباب و وسائل کا محتاج نہیں ہوں) میرا کام تو بس یہ ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں اور اس سے کہہ دیتا ہوں کہ: "ہوجا" بس وہ ہوجاتی ہے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۷۲)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث صحیح مسلم (کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم) میں مزید اضافوں کے ساتھ مروی ہے، تتمیم فائدہ کے لئے اس کو یہاں نقل کیا جاتا ہے:

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من جملہ ان احادیث کے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ: (حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ) اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر بھی حرام قرار دیا ہے (یعنی میں ظلم سے پاک ہوں) پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو، سوائے اس شخص کے جس کو میں نے ہدایت دے دی، پس تم مجھ سے ہدایت مانگو، میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو، سوائے اس شخص کے جس کو میں کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو، سوائے اس شخص کے جس کو میں پہنا دوں، پس تم مجھ سے پہننے کے لئے مانگو، میں تم کو پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! بے شک تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہ بخش سکتا ہوں، پس تم مجھ سے بخشش مانگو میں تم کو بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم ہرگز میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نقصان پہنچاؤ، اور ہرگز میرے نفع کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے انسان اور جن سب کے سب کسی ایسے شخص کے دل پر جمع ہوجائیں جو سب سے زیادہ متقی ہو (اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، مطلب یہ ہے کہ اگر بفرض محال دُنیا بھر کے اگلے اور پچھلے انسان اور جنات سب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے نیک ہوجائیں) تو (تمہاری یہ پارسائی) میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہیں کرے گی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے انسان اور جنات سب سے بدبخت (یعنی ابلیس لعین) کے دل پر ہوجائیں (یعنی فرض کرو کہ ساری دُنیا اول سے آخر تک ابلیس لعین جیسی بھی بن جائے) تب بھی یہ چیز میری سلطنت میں ذرا بھی کمی نہیں کرے گی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے انسان اور جنات سب ایک میدان میں کھڑے ہوجائیں، پھر مجھ سے مانگنے لگیں اور میں ہر شخص کو اس کی مانگ کے مطابق دیتا جاؤں تو یہ چیز میرے پاس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں کرے گی، مگر جیسا کہ سوئی سمندر میں ڈال کر نکال لی جائے، وہ سمندر میں کیا کمی کرسکتی ہے؟ اے میرے بندو! (آخرت میں تم کو جو جزا و سزا ملے گی) یہ تو بس تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو تم پر محفوظ رکھتا ہوں، پھر وہ تم کو پورے پورے دے دوں گا، پس جو خیر اور اچھائی پائے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرے (کہ اس پاک ذات نے محض اپنے لطف وعنایت سے اعمالِ صالحہ کی توفیق ارزانی فرمائی)، اور جو شخص اس کے سوا پائے وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے (کہ اس نے اپنے سوءِ اختیار سے اعمالِ بد کا راستہ اختیار کیا)۔ راوی حدیث امام سعید (بن عبدالعزیز التنوخی المتوفی ۱۶۷ھ) فرماتے ہیں کہ: حضرت ابو ادریس خولانی (المتوفی ۸۰ھ) جب اس حدیث کو بیان فرماتے تھے تو

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

(عظمت وجلالِ الٰہی کے غلبے کی وجہ سے) گھٹنے ٹیک دیتے تھے۔" (صحیح مسلم ج:۲ ص:۳۱۹)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حدیث بیان فرماتے ہوئے خود سنا ہے، اگر میں نے صرف ایک یا دو مرتبہ سنی ہوتی یہاں تک کہ سات مرتبہ کو بھی ذکر کیا (تو شاید میں اس کو بیان نہ کرتا) لیکن میں نے اس سے بھی زیادہ مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ: کفل (نامی) ایک شخص بنی اسرائیل میں سے تھا، وہ کسی گناہ کے کام سے پرہیز نہیں کرتا تھا، ایک مرتبہ اس کے پاس ایک عورت آئی (اور اس کے سامنے اپنی کوئی ضرورت پیش کی) اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اس سے بدکاری کرے گا، پس جب اس کی اس جگہ بیٹھا جہاں آدمی اپنی بیوی سے صحبت کرنے کے لئے بیٹھتا ہے تو وہ عورت کانپنے اور رونے لگی، اس نے کہا: روتی کیوں ہو؟ کیا میں نے تجھے مجبور کیا ہے؟ وہ کہنے لگی: نہیں! مجبور تو نہیں کیا، مگر یہ (بدکاری کا کام) ایسا ہے جو میں نے کبھی نہیں کیا، حاجت مندی کی مجبوری نے مجھے اس (بدن فروشی) پر آمادہ کردیا۔ کفل نے کہا: تو یہ کام محض مجبوری کی وجہ سے کررہی ہے، حالانکہ تو نے یہ کام کبھی نہیں کیا؟ جا (میں تجھ سے یہ فعل بد نہیں کرتا) اور یہ دینار بھی تیرے ہیں۔ اور کہنے لگا: نہیں! اللہ کی قسم! میں آئندہ اللہ تعالیٰ کی کبھی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر (خدا کی شان کہ اس سچی توبہ کے بعد) اسی رات اس کا انتقال ہوگیا تو صبح کو اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا: بے شک اللہ تعالیٰ نے کفل کو بخش دیا۔" (ترمذی ج:۲ ص:۷۲، ۷۳)

مستدرک حاکم (ج:۴ ص:۲۵۴، ۲۵۵) کی روایت میں مزید اضافہ ہے کہ:

"لوگوں کو اس کی حالت پر تعجب ہوا (کہ ایسے گناہگار و بدکاری کی بخشش کیسے ہوگئی؟) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے نبی (صلی اللہ علی نبینا وعلیہ وسلم) پر وحی بھیجی کہ اس کا یہ قصہ ہوا تھا (کہ وہ سچی توبہ کرکے مرا ہے)۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کیسا ہی گنہگار ہو، اگر اسے سچی توبہ کی توفیق ہوجائے تو حق تعالیٰ شانہ کی رحمت ومغفرت کا دروازہ اس کے لئے کھلا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی آدمی کو اس خیال سے توبہ سے باز نہیں رہنا چاہئے کہ مجھ سے پھر گناہ ہوجائے گا اور یہ توبہ ٹوٹ جائے گی، نہیں! بلکہ آدمی جب بھی توبہ کرے، سچی توبہ کرے، اور یہ عزم رکھے کہ دوبارہ کبھی گناہ نہیں کروں گا، کیا بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس توبہ پر اس کا خاتمہ کردے جیسا کہ کفل کے ساتھ ہوا۔ ☆☆☆

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

مشتبہ کاروبار سے بچنے کا حکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

اسلام ایک کامل اور مکمل دین اور نظامِ حیات ہے، جو عقائد، عبادات اور اخلاق سے لے کر معاملات اور معاشرت تک کے تمام پہلوؤں کے اعتبار سے انسانیت کی بھرپور راہبری اور راہنمائی کرتا ہے۔ اسلام حلال کمانے کی ترغیب اور حرام سے کلی احتراز اور اجتناب کی تعلیم دیتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”لا ضرر ولا ضرار“... نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی اور کو نقصان پہنچاؤ... اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

ا:... ”الحلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات لایعلمهن کثیر من الناس فمن اتقی الشبهات استبرأ لدینه وعرضه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام۔“ (صحیح بخاری، حدیث:۲۰۵۱)

ترجمہ: ”حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے، ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں، جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جس نے اپنے آپ کو مشتبہ چیزوں سے بچالیا، اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا وہ گویا حرام میں داخل ہوگیا۔“

اس تمہید کی غرض یہ تھی کہ آج کل ایک کاروبار شروع ہے جس میں اکثر علماء اور تبلیغ سے وابستہ دین دار لوگوں کا نام لیا جارہا ہے، جو لوگوں سے مضاربت کے نام پر رقوم جمع کرتے ہیں۔ کئی دارالافتاء سے اس بابت سوال کیا گیا، جس کا جواب عدم اطمینان کی صورت میں تھا، اس پر استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے رائے ونڈ کے اکابر کو خط لکھا، اور انہیں تمام تر صورت حال کی اطلاع دی، جس پر ان اکابر و ذمہ دار حضرات نے اس کاروبار اور ان حضرات سے لاتعلقی کا اعلان کیا، جو ان دنوں کئی اخبارات میں چھپا ہے۔

ابھی ہمارے ایک قاری اور کرم فرمانے اس بارہ میں تشویش کا اظہار کیا اور ساتھ ہی حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے خط کی کاپی روانہ کی۔ جذبۂ خیر خواہی و نصح لکل مسلم کے تحت دونوں خطوط نقل کئے جارہے ہیں:

”میں اس خط کے ذریعے آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم موضوع کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ کے ہاں ضرور میری شنوائی ہوگی اور آپ ضرور میرے اس خط کو قابل التفات سمجھیں گے۔

جناب! آج کل ہماری ہی صفوں میں سے اور ہمارے ہی حلقوں میں سمجھے جانے والے کچھ نام نہاد علماء اور دین دار حضرات کی طرف سے ایک بہت بڑا فتنہ کھڑا ہورہا ہے جو کہ آپ کے سلف اور مولانا لدھیانوی شہیدؒ کے خلف حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کے الفاظ میں: ”رہبر کے روپ میں راہزن“ کے صحیح مصداق ہیں۔ میری مراد وہ علماء حضرات اور تبلیغی احباب ہیں جو کہ آج کل مضاربت کمپنیوں کی آڑ میں لوگوں سے دھڑا دھڑ رقوم لے رہے ہیں اور جعلی نفع اور ناجائز کمیشن کے مکروہ دھندے میں جکڑے جارہے ہیں۔ آج تک نہ تو کسی نے ان حضرات کا کوئی کاروبار دیکھا ہے اور نہ ہی ان حضرات نے کسی مستند دارالافتاء سے جواز کا فتویٰ لیا ہے۔ بس عوام میں یہ مشہور کرواتے ہیں کہ یہ علماء کا کاروبار ہے اور اپنے دینی تشخص اور اعتماد کی بنیاد پر لوگوں سے بھاری رقم لے رہے ہیں۔ ان میں اکثریت تبلیغی اداروں سے فارغ التحصیل حضرات کی ہے (میرے خود بھی تبلیغی اسفار ہوچکے ہیں اور اندرون ملک سال بھی لگ چکا ہے) یہ لوگ ہر شہر میں وہاں کے بڑے علماء کا نام لے کر جھوٹ بولتے ہیں کہ ہمارے پاس ان کی رقم بھی لگی ہوئی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ہر شخص کی رسائی ان علماء تک نہیں ہوتی، نیز خود ان لوگوں کا حلیہ اور لباس بھی عالمانہ ہوتا ہے، اس لئے لوگ ان کا نام سن کر اعتماد کرتے ہیں اور اپنی رقم لگالیتے ہیں۔ میری اس بات کی تصدیق آپ مندرجہ ذیل ذرائع سے کرسکتے ہیں ہفت روزہ ”ضرب مومن“ آپ کے مسائل کا حل، ۲۳ر فروری ۲۰۱۲ء، ☆ فتاویٰ دارالعلوم کراچی فتویٰ نمبر ۶۱ /۱۳ /۹۲ اور فتویٰ نمبر ۱۴۰۱ /۹۰ اور فتویٰ نمبر ۱۳۸۸ /۸، ☆ فتویٰ دارالافتاء جامعہ

خلفاء راشدین کراچی، ☆ماہنامہ ''العصر'' مئی ۲۰۱۲ء جمادی الثانیہ ۱۴۳۳ھ (جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان)، ☆ جامعہ بنوریہ العالمیہ کا اعلان لاتعلقی، روزنامہ ''امت'' کراچی، ۳۰ راگست ۲۰۱۲ء، ☆ماہنامہ ''التبلیغ'' فروری ۲۰۱۲ء (ادارہ غفران مفتی رضوان مدظلہ راولپنڈی)۔

مندرجہ بالا تمام حضرات نے ان جعلی مضاربت کمپنیوں کے دجل وتلبیس کو آشکارا کیا ہے۔ اس کے علاوہ صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان ومہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے بھی رائے ونڈ کے اکابرین (اوام اللہ فیوضہم) کو ایک خط لکھا ہے، جن میں ان کمپنیوں کے دجل وفریب کو آشکارا کیا گیا ہے۔ (وہ خط ساتھ میں لف ہے)

صداقت علی، پشاور

تبلیغی جماعت کے خواص حاجی عبدالوہاب صاحب، مولانا نظر الرحمن صاحب، مولانا احسان الحق صاحب، مولانا جمیل صاحب زیدمجدہم کے نام صدر وفاق المدارس العربیہ ومہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب زیدمجدہم کا انتہائی اہم خط

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ .... مزاج گرامی بخیر!

کیپ ایبل ایشیا کمپنی، جس نے آج کل دوسرا نام الیگزر گروپ آف کمپنیز رکھا ہوا ہے، اس کمپنی میں اکثر تبلیغ میں لگے ہوئے علماء اور عوام کام کرتے ہیں، بلکہ اس کے چلانے والے اور بنیاد رکھنے والے رائے ونڈ مرکز اور اس کی شاخوں سے فارغ التحصیل ہیں۔

میری معلومات کے مطابق ان کے پاس کسی بھی مستند دارالافتاء کی طرف سے جواز کا فتویٰ نہیں، ہاں! بعض مستند دارالافتاؤں سے اس کمپنی کے خلاف ایسی تحریرات اور فتاویٰ جاری ہوئے ہیں، جن میں انہوں نے صراحتاً لکھا ہے کہ جب تک اس کمپنی کا شرعی جائزہ نہ لیا جائے اور اس چیز کا اطمینان نہ کرلیا جائے کہ یہ لوگ جس کاروبار کے لئے عوام سے رقوم لے رہے ہیں، وہ کاروبار جائز بھی ہے اور رقوم اس کاروبار میں لگ بھی رہی ہیں اور روزمرہ کے معاملات بھی شریعت کے مطابق ہیں اور تقسیم منافع بھی اصول کے مطابق طے شدہ نسبت سے ہے، اس وقت تک کمپنی میں رقم لگانے کو جائز نہیں کہا جاسکتا۔

چنانچہ جامعۃ الرشید کے دارالافتاء سے ایک تحریر اس طرح کی بعض کمپنیوں سے متعلق ۲۲ رفروری ۲۰۱۲ء کے ''ضرب مومن'' میں شائع ہوئی ہے، اس کے آخر میں یہ بھی لکھا ہوا ہے: ''دارالعلوم کراچی کے دارالافتاء سے بھی مندرجہ بالا تحریر کے مطابق فتاویٰ جاری ہوئے ہیں۔''

گویا یہ تحریر جامعۃ الرشید اور دارالعلوم کراچی کے متفق علیہ ہے، اس تحریر میں ہے: ''محض مضاربت نامہ اور شراکت نامے کے صحیح ہونے سے کسی متعین کمپنی یا اس کے کسی متعین کاروبار کو جائز نہیں قرار دیا جاسکتا ہے جب تک کہ یہ اطمینان نہ ہو کہ کمپنی عوام سے جو رقم لے رہی ہے وہ کسی جائز کاروبار میں بھی لگا رہی ہے، روزمرہ کے معاملات شریعت کے مطابق انجام دیتی ہے اور نفع کے تقسیم کا طریقہ کار بھی شریعت کے مطابق ہے، یہ سب باتیں معلوم کرنے کے لئے کمپنی کا مکمل جائزہ لیا جانا ضروری ہے..... الخ۔''

نیز مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب کا مدلل ومفصل فتویٰ اور کتاب بھی تقریباً سب کے سامنے ہے۔ لہٰذا تبلیغی مرکز کے اکابر سے گزارش ہے کہ اس فتنہ کا بروقت سد باب کیا جائے، ورنہ اس کے نتیجہ میں جو فتنہ اٹھے گا وہ بہت ہی بڑا فتنہ ہوگا، ہر ہر مسجد اور محلہ وکوچہ میں ان مولویوں اور تبلیغیوں کے گریبان ہوں گے اور عام لوگوں کے ہاتھ۔

کمپنی میں لگے ہوئے علماء اور تبلیغی حضرات کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ پاکستان کے مشہور ومعروف مدارس اور مفتیان کرام سے جب تک جواز کا فتویٰ نہ لے لیا جائے اس وقت تک اس کام کو بند رکھا جائے اور لوگوں سے رقوم لینے کا سلسلہ موقوف کردیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو اور ہر قسم کے فتنے سے امت مرحومہ کی حفاظت فرمائے۔ وما علینا الا البلاغ۔

سلیم اللہ خان جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

اس کمپنی کے مالکان وذمہ داران سے گزارش کریں گے کہ وہ اپنے کاروبار کی نوعیت اور طریقہ کار کو ملک کے مشہور ومعروف دارالافتاء، مدارس اور جامعات کے مفتیان عظام اور علماء کرام کے سامنے پیش کریں، بلکہ بہتر ہوگا کہ ''الف'' سے لے کر ''ی'' تک تمام مراحل اور امور کا ان حضرات کو معائنہ کرائیں اور ان سے شریعت کی روشنی میں اس کاروبار کی تصدیق وتائید اور سند حاصل کریں اور عوام سے بھی ہم درخواست کریں گے کہ جب تک یہ حضرات اپنے کاروبار کے شرعی جواز کی تصدیق وتصویب پاکستان کے مشہور ومعروف دارالافتاء سے حاصل نہ کرلیں، اس وقت تک ان سے معاملات کرنے میں احتیاط اور اجتناب برتیں۔ ان ارید الا اصلاح ماستطعت وما توفیقی الا باللہ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

اسلامی مملکت میں

غیر مسلم شہری کے حقوق

مولانا انیس الرحمٰن لدھیانوی

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

اسلامی حکومت کیا ہے؟

اس مسئلہ میں دنیا ایک بڑے دھوکا میں مبتلا ہے، بڑی غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اس کا طرز حکومت، اس کا آئین، اس کے اقتصادی و معاشی اصول کیا ہوں گے؟ خصوصاً وہ لوگ جو اسلام پر ایمان نہیں رکھتے، ان کی اسلامی حکومت میں کیا حیثیت ہوگی؟ ان کا درجہ کیا ہوگا؟ وہ کیا حقوق رکھتے ہوں گے؟

سمجھ میں نہ آنے کی بڑی وجہ تو یہ ہے کہ اس وقت دنیا کے کسی حصہ میں صحیح معنی میں اسلامی حکومت قائم نہیں ہے بلکہ وہ ان ممالک کے رسم ورواج کے مطابق ہیں اور وہاں کا ماحول ان پر حاوی ہے یا مغربی طرز آئین کی حکومتیں ہیں۔ اسلامی حکومت کے متعلق بدظنی کے دو سبب اور بھی ہیں: ''ایک داخلی اور ایک خارجی'' داخلی تو یہ ہے کہ خود مسلمان اسلام سے ناواقفیت کی بنا پر وہ کچھ کہتے ہیں جو اسلام میں نہیں ہے، قرآن وحدیث میں نہیں پایا جاتا۔ کتاب وسنت سے کوئی دلیل نہیں، اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے بری ہیں اور ان کا عمل سراسر اسلامی تعلیمات کے خلاف، دین اور مذہب کی حقیقت سے برعکس ہے، اس پر طرہ یہ ہے کہ ہر شخص اور حکومت اپنے قول وعمل کے مطابق اسلام کو ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے (اپنے آپ کو اسلام کے تقاضوں کے پورا کرنے کے لئے پیش نہیں کرتا) اسلام کی مقدس اصطلاحوں کو اپنی اغراض اور اقتدار.... کے لئے ایسے معنی پہنائے جاتے ہیں جس کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت میں وہ بات ہے ہی نہیں اور ان کے ساتھیوں (صحابہ کرامؓ) کی تشریحات اس کے خلاف ہیں، یہ سب کچھ اس لئے بھی ہو رہا ہے کہ اسلام کے بہت سے دوست نما دشمن یا احمق خیر خواہ، اسلام کی آج سے پہلی تشریحات کو غلط اور تیرہ سو برس کے بعد ایک نیا ''مذہب فکر'' پیدا کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔

خارجی سبب ایک کھلی ہوئی چیز ہے۔ ٹھیک اس وقت جبکہ یورپ کے غریب، کمزور اور پسماندہ انسان رئیسوں کے مظالم سے تنگ آچکے تھے، پادریوں کے فریب اور ان کے تشدد سے چیخ اٹھے گئے، شہنشاہیت (امپریلزم) اور شخصی اقتدار لوگوں کا گلا گھونٹ رہا تھا، وہاں رذیل اور شریف کی اصطلاح سرمایہ کی بنا پر مقرر ہوگئی تھی۔ مزدور، کسان اور ملازم پیشہ افراد کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ لوگ دو طبقوں میں بٹ چکے تھے، اخلاق اور شرافت، عظمت، سرمایہ اور ریاست کے لئے وقف ہوچکے تھے۔ اسلام کے داعی نے یورپ کی سرحد پر کھڑے ہوکر اسلام کا پیام:

"وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ ."(القصص:۵)

ترجمہ: ''اور ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں، ان پر جو کمزور پڑے تھے ملک میں اور کردیں ان کو سردار اور کردیں ان کو قائم مقام (سلطنت میں) اور جمادیں ان کو ملک میں۔''

سنایا، جہاں یہ پیام (سعد ابن ابی وقاص صحابی رسول نے غزوۂ قادسیہ میں بحیثیت سپہ سالار کے یہ آیت پڑھی تھی اور موسیٰ بن نصیر نے فرانس کی سرحد پر کھڑے ہوکر اس آیت سے یورپ کے عوام کو مخاطب کیا تھا) پسماندہ کمزور اور ذلیل انسانوں کے لئے خوشخبری تھی، وہیں یہ وہاں کے برسر اقتدار گروہ کے لئے پیام موت تھا، قدرتی طور پر اس پیام نے وہاں کے عوام کو جھنجھوڑ ناتھا، نیند کے ماروں کی آنکھیں کھلیں، ذلت کے گڑھے میں گرے ہوئے لوگ عظمت کے حصول کے خواب دیکھنے لگے، غرب، امیر، مزدور، رئیس، کسان اور زمیندار میں مساوات کا وقت آگیا۔

اسلام کا یہ پیام ہر ملک ہر شہر ہر قریہ ہر گاؤں اور ہر گھر تک پہنچا۔ اس میں کیا شک ہے کہ وہ سیلاب، طوفان اور بھونچال کی شکل میں بھی پہنچا۔ سورج کی کرنوں، چاند کی روشنی، ستاروں کی چمک اور پانی کی نمی کی صورت میں بھی پہنچا، خدا کی مخلوق کو اس نے نفع پہنچایا:

''زمیں اس نے دنیا کی ساری ہلادی''

اس بیداری کو دیکھ کر پوپ اور بادشاہ،

ساہوکار اور جاگیردار اسلام کے خلاف ہر طرح سے محاذ قائم کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے وہ دنیا میں امن وسلامتی کے پیغام سے گھبرا گئے۔ اگر یہ امن وسلامتی ترقی وعظمتِ اسلام اس برسر اقتدار طبقہ کے لئے محفوظ کر دیتا، طاقت اور سرمایہ ہی کے لئے تمام آسائشیں وقف کر دی جاتیں تو برسر اقتدار گروہ یقیناً اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ صلح اور معاہدہ کی تحریک کی طرح ڈالتا، مگر یہ ممکن ہی کب تھا جبکہ اسلام امن وسلامتی کو لے کر آیا تھا، تشدد اور جبر کو ختم کرنا اس کا مقصد تھا، وہ عوامی مساوات کی تحریک تھی، طبقاتی عظمت کے لئے وہاں کوئی جگہ نہ تھی، اس قسم کی مصالحت اسلام کے مقصد اور اس کی روح کے خلاف ہے کہ وہ ملک کے عوام پر ظلم اور لاقانونیت کے حقوق وہاں کے برسر اقتدار گروہ یا شخصیت کے لئے تسلیم کرے۔

"اور اگر معاہدہ اس شرط پر کریں کہ وہ اپنے ملک میں جس کو چاہیں، جس طرح چاہیں قتل کرنے، سولی دینے یا کچھ ایسے امور کے ارتکاب میں آزاد وخود مختار ہوں گے جو دارالاسلام کے (احکام) کے خلاف ہیں تو یہ شرط ناقابل قبول ہے، اس لئے کہ کسی کو ظلم پر قائم رکھنا باوجود روک دینے کی طاقت کے حرام ہے۔"

(المبسوط باب صلح الملوک، ج:۱۰، ص:۸۰)

اسلام ظلم کو روکنے کے لئے آتا ہے نہ کہ ظالمین کے اعمال کی تصویب وتصدیق اس کا کام ہے۔ وہ ظلم وتشدد کے مواقع نہیں پیدا ہونے دیتا، وہ ہر اس روزن اور دریچہ کو بند کر دیتا ہے جہاں سے ظلم وجور کی ہوائیں آئیں، ظلم اور اسلام میں کسی قسم کی مصالحت ممکن ہی نہیں تو اس کے مقابلہ کے لئے سرمایہ، شخصی ومذہبی اقتدار کی عظمت اور طاقت کو برسر پیکار ہونا لازمی تھا۔ لہٰذا اسلام کے خلاف پوپ اور بادشاہ، ساہوکار اور جاگیردار متحد ہو کر میدان میں آ گئے اور انہوں نے اسلام، داعی اسلام، آئین اسلام کے خلاف وہ سب حرکتیں کیں جو دشمن کیا کرتے ہیں، خصوصاً اس بات کا پروپیگنڈا بہت زور وشور سے کیا کہ اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کے لئے کوئی جگہ نہیں، وہ زندگی کی آسائشوں سے محروم کر دیئے جاتے ہیں، ان کے شہری حقوق کا پتہ نہیں ہوتا۔ ذمی اور یورپ کا غلام مترادف لفظ ہیں۔ غیر مسلموں کی عبادت گاہیں مسمار کر دی جاتی ہیں، اسلام زبردستی ٹھونسا جاتا ہے، جو شخص اسلام نہ لائے اس پر بھاری ٹیکس لگا دیئے جاتے ہیں، یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ غریب عوام صحیح بات سن کر اگر بیدار ہو گئے تو اسلام کا قانون، شخصی اقتدار، جھوٹی پاپائیت، غلط جاگیرداری اور ظالمانہ ساہوکاری کو ختم کر دے گا، اللہ کی زمین پر اللہ کے بندے سب ایک سے ہو جائیں گے، چنانچہ اس کا اثر اس برسر اقتدار طبقہ کی منشاء کے مطابق ہوا، عوام اپنے نفع کو بھول گئے اس گمراہ کن نعرہ میں آ گئے ان کا جادو چل گیا:

خواب سے بیدار ہوتا ہے کوئی محکوم اگر
پھر سلا دیتی ہے اس کو حکمراں کی ساحری

یہی وہ سیاست تھی جس کے ذریعہ سے اسلام اور اسلامی تعلیمات کو پھیلنے سے روکا جا سکتا تھا، اس کا اثر یورپ کے عوام پر تو ہونا لازمی تھا، پھر جب یورپین ممالک نے ایشیا، افریقا اور امریکا میں اپنی نو آبادیات بنائیں اور ان براعظموں کے رہنے والوں کو غلام بنایا اور تہذیب کے نام پر ان براعظموں کے باشندوں کو غلام بنایا اور ظلم کئے تو ان کی قوت کے سامنے ایک ہی طاقت تھی جو عوام کو بیدار کر سکتی تھی، وہ تھا اسلام اور اس کی تعلیمات، جہاں حکمراں اور محکوم کی اصطلاح ہی نہیں ہے، جس کے نزدیک ہر انسان زمین کی دولت اور آسمان کی برکتوں سے یکساں مستفید ہو سکتا ہے (چنانچہ قرآن مجید نے تمام انسانوں کو خطاب کرتے ہوئے واشگاف انداز میں کہا: ھو الذی خلق لکم...)

اہل مغرب جانتے تھے کہ ہمارے استبداد کے خلاف صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب، دستور اور نظریہ ہے جو عوام کو جھنجھوڑے گا۔ غریبوں کو اٹھائے گا۔ کسان اور مزدوروں میں زندگی کی روح پھونکے گا، لہٰذا وہی پروپیگنڈا ایشیا، افریقا اور امریکی براعظموں میں بھی کیا گیا۔ ان کو اسلام کا وہ ہیبت ناک تصور دکھایا گیا جس سے انسانیت کی روح کانپتی ہے۔ اسلام سے ناواقف انسانوں کے لئے اس کے یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ اس لئے کہ کسی اللہ کے بندے نے ان کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کی کوشش نہیں کی، ہمیں ہندوستان کا تجربہ ہے کہ یہاں بھی اسلامی دستور پر کوئی حکومت قائم نہیں ہوئی بلکہ میں کہتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کی بھی حکومت نہیں تھی یعنی ان حکومتوں میں مسلمان عوام اور اسلام کا کوئی حصہ اور دخل نہیں تھا بلکہ وہ خاندانوں کی حکومتیں تھیں۔ اس دور میں تلوار سے ملک یقیناً فتح ہو جاتا تھا مگر اسلامی تعلیمات سے غیر مسلم اقوام کو واقف کرانے کی کوشش نہیں کی گئی بلکہ فقراً اور علماء کی کوشش سے اگر کوئی طاقتور قوم یا کوئی بااثر شخصیت اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہو گئی تو شاہانِ اسلام نے اس کو اسلام لانے سے روکا، وہ جانتے تھے کہ اگر ایسے لوگ اسلام لے آئے اور اسلامی تعلیمات سے واقفیت حاصل کر لی تو یقیناً ہمارا شخصی اور خاندانی اقتدار ختم ہو جائے گا۔ ہم میں اور ایک عوامی انسان میں کوئی فرق نہیں ہوگا، (مثال کے طور پر جبلہ ابن

ایہم شاہ غسان کا واقعہ کافی ہے کہ جب وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ جبلہ کے تہبند پر جو زمین پر گھسٹتا جا رہا تھا، ایک شخص کا پیر رکھا گیا جس سے وہ تہبند کھل گیا، جبلہ کو غصہ آیا اور اس نے زور سے تھپڑ رسید کیا کہ اس کی ناک ٹیڑھی ہوگئی۔ مقدمہ حضرت عمرؓ کی عدالت میں پیش ہوا، حضرت عمرؓ نے جبلہ سے فرمایا کہ یا تو تم مدعی کو رضامند کرو ورنہ قصاص دینے پر رضامند ہو جاؤ، جبلہ کو یہ خلاف توقع فیصلہ ناگوار گزرا، اس نے کہا کہ ایک معمولی شخص کے عوض مجھ سے قصاص لیا جائے گا، میں بادشاہ اور وہ ایک عام رعیت کا فرد، آپ نے فرمایا: اسلام نے تم کو اور اس کو، بادشاہ اور رعیت کو اپنے احکام میں مساوی کر دیا ہے، کسی کو کسی پر فضیلت ہے تو اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ کی وجہ سے ہے، جبلہ نے کہا: میں تو مسلمان یہ سمجھ کر ہوا تھا کہ پہلے سے زیادہ باعزت و محترم رہوں گا، آپ نے فرمایا اسلامی قانون کا فیصلہ تو یہی ہے جس کی پابندی ہم پر اور تم پر لازمی ہے کہ اس کے خلاف کچھ نہیں ہوسکتا، عزت قائم رکھنی ہے تو اس کو راضی کر لو ورنہ مجمع عام میں بدلہ دینے کے لئے تیار ہو جاؤ، حتیٰ کہ جبلہ نے کہا: تو مجھے اپنے معاملہ میں غور کرنے کے لئے رات بھر کی مہلت دیجئے، یہ درخواست منظور ہوئی جبلہ رات کو لشکر سمیت خفیہ نکل گیا اور امپریلزم کے مرکز قسطنطنیہ میں قیصر روم کے پاس پہنچ کر نصرانی و عیسائی ہوگیا اور قیصر روم نے.... عزت واحترام کے ساتھ اپنا مصاحب بنالیا اور کمزوروں کو دبانے کے لئے دونوں ظالم بادشاہ پھر آگے ہوگئے (اشاعت اسلام مختصراً) مگر جبلہ اسلام کی ایک جھلک دیکھ چکا تھا، ایک بار حضرت عمرؓ کے ایک سفیر قیصر روم کے دربار میں آئے تو ان کو دیکھ کر حسرت وافسوس کی فراوانی کے ساتھ جبلہ نے یہ شعر پڑھے:

ترجمہ: ”خاندانی شریف تھپڑ کے خوف سے نصرانی بن گئے، اگر میں اس پر صبر کرتا تو کچھ نقصان نہ ہوتا۔ نخوت اور ہٹ دھرمی نے مجھ کو گھیر لیا اور میں نے تندرست آنکھ کو عیب ناک کے بدلے فروخت کیا۔ اے کاش! میری ماں مجھ کو نہ جنتی۔ اے کاش! میں عمر کے حکم کو مان لیتا۔ اے کاش! میں کسی جنگل میں اونٹ چراتا۔ ربیعہ اور مضر میں غلام بنا ہوا ہوتا۔ اے کاش! ملک شام میں تھوڑا سا روزینہ ہوتا اور اپنی قوم میں اندھا بہرا ہو کر گزار دیتا۔“

(اشاعت اسلام، ص:۲۳۳)

تاج وتخت کے دشمن اسلام کی وہ کس طرح لوگوں میں تبلیغ کرتے، آمریت اور ملوکیت کے مخالف اسلام کو وہ کیسے لوگ کو بتاتے، غیر مسلموں کے ذمہ دار اسلام سے ملک کو کیسے روشناس کراتے، یہ ایک بڑی وجہ تھی کہ امریکا، افریقا، ایشیا اور خصوصاً ہندوستان کے غیر مسلم باشندوں نے اسلام کے متعلق ایک غلط تصور قائم کیا اور یورپ کے زہریلے پروپیگنڈے سے ناواقف انسان متاثر ہوئے۔

کمیونزم کی اشاعت کا سبب:

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب کسی بھلائی کو اختیار کرنے سے آدمی رکتا ہے اور اس کے مقابلہ میں بُرائی سے کام لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر کوئی عذاب مسلط کردیتے ہیں۔ یہی حال یورپ اور مسلمانوں کا ہے۔ یورپ نے اسلام کی صحیح اور سچی تعلیمات کو اپنانے سے انکار ہی نہیں کیا بلکہ اس کی مخالفت میں پورا زور صرف کیا۔ اسلام اور اہل اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی کوشش کی تو خدا تعالیٰ نے کمیونزم کی صورت میں ایک نیا نظام بھیج دیا، جس نے یورپ اور امریکا کی دیواروں کو ہلا دیا ہے۔ یقیناً یہ ان کے لئے عذاب ہے اور مسلمانوں کے لئے سزا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے اسلامی تعلیمات کے مطابق عام انسانوں کو وہ درجہ دینے یا دلوانے کی کوشش نہیں کی جس کے وہ مستحق تھے۔

میں نہیں کہتا کہ کمیونزم کا نظام اسلام سے کوئی بہتر چیز ہے۔ ہرگز نہیں! میرا منشاء یہ ہے کہ اگر کوئی حکومت یا قوم وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم، خدا کی سرزمین پر خدا کے بندوں سے انصاف نہیں کرتی اور خدا کی مرضی کے مطابق انسانوں میں مساوات پیدا نہیں کرتی تو خدا کی مشیت کسی اور قوم کو بھیج دیتی ہے، جس میں اس مقصد کی تکمیل کے لئے پورا جوش اور اس نظام کو قائم کرنے کے لئے پوری صلاحیت اور قابلیت کے مالک اور اس دستور کو چلانے کے لئے بے دریغ ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہوتی ہے۔

”وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ“ (محمد:۳۸)

ترجمہ: ”اور اگر تم پھر جاؤ گے تو (اللہ) بدل لے گا کوئی لوگ (قوم) سوائے تمہارے، پھر وہ نہ ہوں گے تمہاری طرح کے۔“

اس میں خدا کے نزدیک مسلمان اور غیر مسلم کا کوئی فرق نہیں۔ اسے اپنے بندوں کے درمیان اس دنیا میں انصاف مطلوب ہے۔

”لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ“ (المائدہ:۸)

ترجمہ: ”کسی قوم کی دشمنی کے باعث عدل نہ چھوڑو، عدل کرو یہی بات قریب لگتی ہے تقویٰ و خدا کے خوف اور بُرائی کے بچاؤ سے۔“

اسلام لانا خدا پر کوئی احسان نہیں ہے، ہر شخص

اپنے نفع کے لئے اسلام لاتا ہے، اسلام اور ایمان کا بدلہ صرف آخرت ہے اس کا انتظار کرنا چاہئے۔

"لَا تَمُنُّوا عَلَیَّ إِسْلَامَكُم بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ." (الحجرات:۱۷)

ترجمہ: "مجھ پر احسان نہ رکھو اپنی مسلمانی کا، بلکہ اللہ تم پر احسان کرتا ہے کہ تم کو راہ دکھائی ایمان کی۔"

لیکن مخالفین کو جس طرح دنیا میں سزا ملتی ہے اسی طرح آخرت میں ان سے پرسش ہوگی اور پوری پوری سرزنش کی جائے گی۔ آج کی صحبت میں ہم اسلامی حکومت کے آئین، اس کے دستور طرز حکومت اور خصوصیت سے غیر مسلموں کے حقوق کے بارے میں بحث کریں گے کہ اسلام اپنی حکومت میں غیر مسلموں سے کیسا سلوک کرتا ہے، اس کی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلامی حکومت میں کیسے گزرے گی؟ وسائل زندگی کے حصول میں ان کا کیا حصہ ہوگا، مذہبی حقوق کے تحفظ اور اقتصادی ومعاشی امور کی کیا صورت ہوگی؟

تبلیغ اسلام اور حکومت:

اسلام ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے اعلان کیا کہ اسلامی حکومت میں ہر انسان کو اپنے مذہب، عقیدہ، پنتھ، دھرم پر رہنے کا پوری آزادی کے ساتھ حق حاصل ہے کوئی شخص یا حکومت کسی کو جبریہ طور پر مسلمان نہیں کر سکتی۔ قرآن کریم نے پرزور الفاظ میں "لا اکراہ فی الدین" کے حکم کا اعلان کیا ہے (غیر قوموں کو جو مذہبی آزادی حاصل تھی اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ایک بار حضرت عمرؓ نے اپنے عیسائی غلام اسحق کو دعوت اسلام دی اور اس نے انکار کیا تو فرمایا: "لا اکراہ فی الدین" یعنی مذہب میں کوئی زبردستی نہیں۔ (کنز العمال، ج:۵، ص:۴۹، بحوالہ اکرہ صحابہؓ، ص:۱۳۲، ج:۲) کسی فرد یا قوم کو مسلمان زبردستی نہیں بنایا جاسکتا، اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی نادان مخلوق اور پریشان بندوں پر اپنے فضل سے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ پوری طرح نیکی اور بھلائی کے راستہ کو روشن کردیا بدی اور برائی، نیکی اور سچائی کھل کر سامنے آچکی ہیں: "قد تبین الرشد من الغی" (البقرہ:۲۵۶)... کھل چکی ہے صلاحیت (نیکی کی سیدھی راہ) اور بے راہی... ہر قوم اور ہر فرد کا نفع ونقصان اس کے سامنے ہے دنیا اور آخرت کی راہیں صاف کردی گئی ہیں۔ اسلامی تعلیمات کا دروازہ ہر شخص پر کھلا ہے جو بھی چاہے اس سے واقفیت حاصل کرسکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی معلومات کے لئے مسلمان ہونا شرط نہیں ہے، اگر کوئی غیر مسلم "انکار" اور کفر کے ساتھ بھی اسلام اور کلمۂ اسلام کا مطلب معلوم کرنا چاہے تو اس کا یہ حق ہے اسے کوئی روک نہیں سکتا، بلکہ ہر صاحب علم پر فرض ہے کہ وہ "مناع للخیر"... بھلائی سے روکنے والا... نہ کہلائے اور کتمان علم (اسلام کے نہ جانے پر) "الجم بلجام النار"... آگ کی لگام دی جائے گی... کی وعید سے بچنے کے لئے اس کی پوری تشفی کرے، اگرچہ وہ غیر مسلم انکار کرے اور اپنی جگہ پر قائم رہے:

"ذالک بانهم قوم لایعلمون"

ترجمہ: "یہ اس واسطے کہ وہ علم نہیں رکھتے۔"

تاہم دین ودھرم کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں، یہ اس کی صوابدید اور سمجھ پر ہے کہ وہ کوئی راستہ اختیار کرے، یہ ٹھیک ہے کہ اسلام کی تبلیغ کی جائے اور اللہ تعالیٰ کی پریشان مخلوق کو جو ہر پتھر، ہر درخت، ہر جاندار اور بے جان کے سامنے سر جھکاتی پھرتی ہے، اس کو ایک خدا کے سامنے سر جھکانے کی تلقین کرے، کروڑوں کی غلامی سے نکال کر ایک ذات کا بندہ بننے کی تلقین کرے اور ان کو بھی خدائے حقیقی پروردگار عالم کے دروازے پر لائے جو جھوٹی خدائیوں سے متنفر اور مادی ترقیوں کے ماحول سے متاثر ہوکر خدا تعالیٰ کے وجود ہی کا انکار کر گئے ہیں کہ رب العالمین وہ ہے جو اس کائنات کو چلانے والا ہے، جس کا جہاں میں نافرمان اور فرمانبردار ایک ہی طرح پرورش پاتے ہیں، دنیا وآخرت کی بھلائیاں اور منافع اس پر ظاہر کرنے چاہئیں لیکن اس پر جبر وتشدد کسی طرح بھی جائز نہیں۔

"أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ." (الیونس:۹۹)

ترجمہ: "اب کیا تو زور کرے گا لوگوں پر ہو جاویں باایمان۔"

کی تنبیہ کے بعد کسی مسلمان شخصیت یا اسلامی حکومت کا حوصلہ ہی نہیں ہوسکتا کہ دین، دھرم کے معاملہ میں کوئی سختی کی راہ اختیار کرے۔ مذہب اسلام، قرآن کریم (خدا کی کتاب) حدیث رسول کسی طبقہ، کسی نسل، کسی گروہ، کسی ذات اور کسی ملک کے اجارہ میں نہیں ہے۔ کسی کے لئے اس کے حقوق محفوظ نہیں ہیں۔ (اگرچہ ہمارے زمانہ کے مسلمان ایک قوم بننے کی سعی کر رہے ہیں، اور ان کی تبلیغی اصلاحوں اور تبلیغی سرگرمیاں اس بات کی غمازی کرنے لگی ہیں کہ وہ اسلام، کتاب وسنت کے بلاشرکت غیرے ٹھیکیدار ہیں۔ کاش مسلمان اس پر غور کریں) پس جبکہ اسلام سے واقفیت کی اتنی کھلی آزادی ہو تو کسی پر زبردستی اسلام ٹھونسنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اس لئے بھی کہ مذہب اسلام کی دعوت عام ہے، دنیا وآخرت میں سے جو شخص جس کو چاہے اختیار کرے۔ (جاری ہے)

اسلام آباد میں کتاب بردار مظاہرہ

علماوطلباکاقتل نہ رکاتوسڑکوں پرکلاسیں لگاکرپورانظام جام کردیں گے:وفاق المدارس

دینی مدارس کو ہراساں کرنے اور علماء وطلبا کو شہید کرنے کا سلسلہ بند کردیا جائے، ملکی مسائل کا سب سے بڑا سبب اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہے، حکمران باغیانہ روش ترک کردیں

قاتلوں اور قومی پرچم جلانے والوں کی بجائے ہمیں مارا جارہا ہے، کراچی میں آپریشن کیا جائے، مشرف واپس آیا تو سڑکوں پر گھسیٹیں گے: مولانا جالندھری۔ مولانا حیدری، قاضی عبدالرشید ودیگر کا خطاب

اسلام آباد (جمشید عباسی/نمائندہ خصوصی) وفاق المدارس العربیہ نے دھمکی دی ہے کہ حکومت سے کسی بھلائی کی توقع نہیں، نگران اور آنے والی حکومتوں نے علماء وطلبا کے قتل کا سلسلہ بند اور قاتلوں کو گرفتار نہ کیا تو پورے ملک کی سڑکوں پر درس گاہیں لگا کر ملک کا نظام جام کردیں گے، دینی مدارس کو ہراساں کرنے، علماء وطلبا کو شہید کرنے کا سلسلہ بند کیا جائے، پارلیمنٹ کی غیر اسلامی قانون سازی کو سروں پر کفن باندھ کر روکیں گے۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ کے جنرل سیکریٹری مولانا محمد حنیف جالندھری، مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا نذیر فاروقی، مولانا عبدالغفار، مفتی کفایت اللہ، مولانا پیر سیف اللہ خالد، مولانا ارشد الحسینی ودیگر نے پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ہزاروں طلبا کے کتاب بردار مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ موجودہ حکومت سے کسی بھلائی کی توقع نہیں، نگران اور آنے والی حکومتوں نے علماء وطلبا کے قتل کا سلسلہ بند اور قاتلوں کو گرفتار نہ کیا تو ہم پورے ملک کی سڑکوں پر درس گاہیں لگا کر ملک کا نظام جام کردیں گے، دینی مدارس کو ہراساں کرنے اور علماء وطلبا کو شہید کرنے کا سلسلہ بند کیا جائے، پارلیمنٹ کی غیر اسلامی قانون سازی کو سروں پر کفن باندھ کر روکیں گے۔ پاکستان اس وقت نازک ترین دور سے گزر رہا ہے۔ ملک کے مسائل کا سب سے بڑا سبب اللہ سے بغاوت ہے۔ ہم ڈی چوک میں قرآن وحدیث کی درس گاہیں قائم کرکے حکمرانوں کو تنبیہ کررہے ہیں کہ حکمران خدا سے بغاوت نہ کریں اور بے حیائی وفحاشی وعریانی کو فروغ نہ دیں۔ پارلیمنٹ سیکولر ملک کی نہیں اس میں آئین کے مطابق کوئی قانون قرآن وسنت کے منافی نہیں بن سکتا، اگر ملک کو سیکولر بنانے اور غیر اسلامی قانون بنانے کی سازش کی گئی تو ہم سروں پر کفن باندھ کر اس کی مخالفت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مدارس دہشت گردی کی نہیں اسلام کی تعلیم دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کے طلبا کے ہاتھوں میں کلاشنکوف اور اسلحہ نہیں بلکہ قرآن ہے، قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ بلوچستان، خیبرپختونخوا، قبائلی علاقوں اور کراچی میں علماء وطلبا کا قتل عام کیا جارہا ہے۔ پورا ملک جل رہا ہے اس قتل عام کو بند کیا جائے۔ علماء، طلبا اور مساجد کے ائمہ کرام، خطباء کو عالمی ایجنڈے کے تحت نشانہ بنایا جارہا ہے، یہ سلسلہ بند ہونا چاہئے۔ جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکریٹری مولانا عبدالغفور حیدری

سانحہ بادامی باغ نے پوری قوم کو ہلا کر رکھ دیا: وفاق المدارس العربیہ

قانون توہین رسالت کی موجودگی میں کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں: مفتی رفیع عثمانی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر مولانا سلیم اللہ خان، مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد رفیع عثمانی، رئیس الجامعہ دارالعلوم کراچی اور مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب صدر وفاق المدارس العربیہ نے منگل کو اپنے ایک مشترکہ بیان میں سانحہ بادامی باغ لاہور میں مسیحیوں کے مکانات نذر آتش کرنے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس افسوسناک واقعہ نے پوری قوم کو ہلا کر رکھ دیا ہے، قانون توہین رسالت کی موجودگی میں کسی کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں۔ اس طرح کی اشتعال انگیز حرکتوں سے غیر ملکی عناصر اپنے مذموم مقاصد پورا کرنا چاہتے ہیں، اسلامی ریاست میں اقلیتوں کے حقوق اور جان ومال کا تحفظ ریاست کے حکمرانوں اور عامۃ المسلمین کی ذمہ داری ہے، کسی ایک شخص کے جرم کی سزا پوری بستی کو دینے کا کوئی شرعی واخلاقی جواز نہیں ہے اور مجرم کو سزا دینے کا فیصلہ قانون توہین رسالت کے تحت عدالت ہی کرسکتی ہے، کسی بھی شخص کو قانون ہاتھ میں لینے اور خود کسی کو مجرم قرار دے کر سزا دینے کا اختیار نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے، جس کے آئین وقانون کے تحت توہین رسالت بہت سخت جرم ہے، جس کی سزا موت ہے، پاکستان کی اکثریت مسلمانوں کی ہے جو محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے والہانہ محبت رکھتا ہے، اس محبت کو جزو ایمان سمجھتے ہیں اور اس کی خاطر ہر قربانی دینے کو اپنے لئے خوش قسمتی سمجھتے ہیں، ایسے معاشرے میں اگر کوئی شخص توہین رسالت جیسے سنگین جرم کا ارتکاب کرکے کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری کرتا ہے تو وہ کسی رعایت کا مستحق نہیں ہے، حکومت اور انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ ایسی ناپاک جسارت کرنے والے شخص کو کیفر کردار تک پہنچائے .... (روزنامہ جنگ کراچی ۱۲/ مارچ ۲۰۱۳ء)

نے کہا کہ مدارس اسلام کے عقائد ونظریات کی حفاظتی دیوار ہیں۔ مدارس کا تحفظ کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے ہم صرف گولیاں کھانے کے لئے پیدا نہیں ہوئے اگر حالات نے مجبور کیا تو ہم دہشت گردوں اور علماء و طلباء کے قاتلوں کو گولیاں ماریں گے، حکمران یاد رکھیں کہ ہم اپنا دفاع کرنا جانتے ہیں۔ اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے ملک میں اسلام کے نام لیواؤں پر عرصۂ حیات تنگ کردیا گیا ہم مساجد و مدارس کا تحفظ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جس ملک کا وزیر داخلہ عبدالرحمٰن ملک ہو وہاں امن کیسے ہوسکتا ہے؟ ممبر کے پی اسمبلی مفتی کفایت اللہ نے کہا کہ کلمہ کے نام پر بننے والے ملک میں آج کلمہ گو مظلوم بن گئے، قرآن وحدیث پڑھنے والوں کو مارا جارہا ہے۔ قاتلوں، بھتا خوروں، ڈاکوؤں اور قومی پرچم جلانے والوں کو نہیں مارا جاتا۔ دینی مدارس کے علماء وطلبا کو مارنے والے ہمیں ہمارا جرم تو بتائیں، ہمارا جرم یہ ہے کہ ہم قرآن وحدیث کی تعلیم دیتے ہیں، ہم اسلام کا درس دیتے ہیں، کراچی سے وزیرستان تک ہمیں قتل کیا جارہا ہے مگر ہم مدارس بند نہیں کریں گے۔ وفاق المدارس کے ڈپٹی جنرل سیکریٹری مولانا قاضی عبدالرشید نے کہا کہ کراچی میں علماء وطلبا کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے، پرویز مشرف علماء وطلبا کا قاتل ہے، اگر واپس آیا تو اسے سڑکوں پر گھسیٹیں گے۔ وزیر داخلہ کو بم دھماکوں کا تو پتا چل جاتا ہے مگر وہ کوئی اقدام نہیں کرتے وہ اس قتل وغارت کے ذمہ دار ہیں۔ دریں اثنا مظاہرے کے اختتام پر جاری ہونے والے اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ کراچی سمیت ملک بھر میں علماء وطلبا کی ٹارگٹ کلنگ اور مدارس پر چھاپے باعث تشویش ہیں، مدارس نے ہمیشہ امن ومحبت کا درس دیا ہے۔ ملک بھر کے دینی ادارے تعلیم کے فروغ کے لئے کوشاں ہیں، لیکن ایک منظم سازش کے تحت عرصے سے دینی مدارس کو ہدف بنایا جارہا ہے جو کہ انتہائی افسوسناک ہے۔ لاکھوں طلبا ہاتھوں میں قلم اور کتابیں لئے مطالبہ کرتے ہیں کہ اسلام دشمن قوتوں کے اشارے پر پُرامن اور محب وطن اساتذہ اور طلبا وطالبات کا قتل عام بند کیا جائے، علماء وطلبا کی شہادتوں پر حکومتی خاموشی اور سرد مہری مجرمانہ غفلت ہے، قاتلوں کی گرفتار تک حکومت ان بے گناہوں کے قتل کی ذمہ داری ہے اگر علماء وطلبا کے قتل کا سلسلہ بند نہ ہوا تو احتجاج کا سلسلہ ملک بھر میں پھیلا دیا جائے گا۔ کراچی میں علماء وطلبا کی شہادت کا سلسلہ فی الفور بند کرکے پوری قوم کا اضطراب ختم کیا جائے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں تعلیم کے اسلامی، آئینی اور قانونی حق سے محروم نہ کیا جائے اور ہمارے لئے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے راستے میں روڑے نہ اٹکائے جائیں، مدارس دینیہ کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈے کا سلسلہ بند کیا جائے، مظاہرے میں مطالبہ کیا گیا کہ کراچی میں دہشت گردوں، قبضہ مافیا اور بھتا خوروں کے خلاف بلا امتیاز آپریشن کیا جائے۔ اعلامیے میں کہا گیا کہ دینی مدارس کی حریت وآزادی پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے اور کراچی سمیت ملک کے کسی بھی شہر سے مدارس کو باہر منتقل کرنے کی کسی سازش کو قطعاً کامیاب نہیں ہونے دیں گے، ہم اس طرح کی تمام کوششوں کو سختی سے مسترد کرتے ہیں۔

(روزنامہ اسلام کراچی ۱۴؍مارچ ۲۰۱۳ء)

طلبہ کی ۳ تا ۲۱ کلاسیں، ۸۳۲ قرآن مجید ختم

ڈی چوک سے چائنا چوک تک دریاں بچھائی گئیں، قومی پرچم بھی لہرائے گئے: جھلکیاں

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) وفاق المدارس کے زیر اہتمام ڈی چوک میں منفرد احتجاجی مظاہرے میں علماء وطلبا دریاں اور چادریں بچھا کر اور سڑک پر بیٹھ کر قرآن وحدیث کا درس دیتے رہے۔ وفاق المدارس کے سیکریٹری جنرل مولانا محمد حنیف جالندھری نے طلبا سے حلف لیا کہ ہمیں جان نہیں ایمان پیارا ہے اور طلبا نے کھڑے ہوکر اور ہاتھ اٹھا کر حلف دیا۔ احتجاجی دھرنے میں شریک طلبا کے ہاتھوں میں قومی پرچم بھی تھے جو وہ مختلف مواقع پر لہراتے رہے۔ دھوپ میں بیٹھے ہوئے طلبا کے لئے پانی کا خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔ ڈی چوک سے چائنا چوک تک مختلف دینی مدارس کے طلبا کی ۳ تا ۲۱ کلاسیں قائم کی گئی تھیں۔ دھرنے کے دوران سڑک پر بیٹھے طلبا نے ۸۳۲ قرآن مجید ختم اور سینکڑوں احادیث کی تلاوت کی، دھرنے کے اطراف میں مختلف بینرز آویزاں کئے گئے تھے جن میں کراچی میں شہید ہونے والے علماء وطلبا کے نام نمایاں طور پر لکھے گئے تھے۔ دھرنے کے موقع پر تمام سہولتوں سے آراستہ میڈیا سینٹر بھی قائم کیا گیا تھا جو میڈیا ٹیموں کی میزبانی کرتا رہا اور انہیں تمام سہولتیں، مواد اور خبریں مہیا کرتا رہا۔ دھرنے کے شرکا نے نماز ظہر اور عصر ڈی چوک میں ادا کی۔ مولانا عبدالغفور حیدری نے دعویٰ کیا کہ عبدالرحمٰن ملک میرے سامنے سورۂ اخلاص درست نہیں پڑھ سکے تھے۔ کتاب بردار احتجاجی دھرنے کا اختتام بزرگ عالم دین پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ کی دعا سے ہوا۔

مجازی نبوت کا تارِ عنکبوت

دوسری قسط

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

وحی نبوّت:

رسالت ونبوّت اور وحی لازم وملزوم ہیں۔ جب کوئی رسول دنیا میں مبعوث ہوتا ہے تو اسے حق جل شانہ سے براہ راست ہدایات ملتی ہیں اور وحی الٰہی ہر معاملہ میں اس کی راہنمائی کرتی ہے۔ اس لئے عقلاً ونقلاً یہ ایک طے شدہ امر ہے کہ اگر کوئی شخص وحی نبوّت کا مدعی ہے تو دراصل وہ رسالت ونبوّت کا دعویٰ رکھتا ہے۔ آیئے دیکھیں کہ مرزا صاحب وحی نبوّت کے مدعی ہیں یا نہیں:

۱:...''خدا نے میرے ضمیر کی اپنی اس پاک وحی میں آپ ہی خبر دی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی ص:۱۴۸)

۲:...''خدا تعالیٰ نے ''براہین احمدیہ'' میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی (گویا قرآن کی طرح ''براہین احمدیہ'' بھی خدا کی کتاب ہے)۔''

(ص:۱۴۹)

۳:...''لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے۔'' (ص:۱۴۹)

۴:...''اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا...... مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی، اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔'' (ص:۱۴۹، ۱۵۰)

۵:...''میں خدا تعالیٰ کی تیئس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کرسکتا ہوں، میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہوچکی ہیں۔'' (ص:۱۵۰)

۶:...''میں کیا کروں کس طرح خدا کے حکم کو چھوڑ سکتا ہوں اور کس طرح اس روشنی سے جو مجھے دی گئی، تاریکی میں آسکتا ہوں۔''

(ص:۱۵۰)

۷:...''میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کی پیروی کرنے والا ہوں۔'' (ص:۱۵۰)

۸:...''اور کہیں گے کہ یہ وحی نہیں ہے، یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے ہیں ان کو کہہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کئے، پھر ان کو لہو ولعب کے خیالات میں چھوڑ دے ان کو کہہ کہ اگر یہ کلمات میرا افترا ہے اور خدا کا کلام نہیں تو پھر میں سخت سزا کے لائق ہوں۔''

(ترجمہ عربی الہام ص:۷۰)

۹:...''تیرا رب فرماتا ہے کہ ایک ایسا امر آسمان سے نازل ہوگا جس سے تو خوش ہوجائے گا۔'' (ترجمہ عربی الہام ص:۷۴)

۱۰:...''اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی ہے، وہ ان لوگوں کو سنا جو تیری جماعت میں داخل ہوں گے۔''

(ترجمہ عربی الہام ص:۷۴)

۱۱:...''کہہ خدا نے یہ کلام اتارا ہے، پھر ان کو لہو ولعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔''

(ترجمہ عربی الہام ص:۷۹)

۱۲:...''اور کہیں گے کہ یہ وحی الٰہی کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوئی جو دو شہروں میں سے کسی ایک شہر کا باشندہ ہے۔'' (ص:۸۳)

۱۳:...''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔'' (الہام ص:۸۴)

۱۴:...''ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے اور وہ عین ضرورت کے وقت اتارا ہے اور ضرورت کے وقت اترا ہے۔''

(ترجمہ عربی الہام ص:۸۸)

۱۵:...''تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے، تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں۔''

(ترجمہ الہام عربی وفارسی ص:۱۰۲)

۱۶:...''میرے پاس آئیل آیا (اس جگہ آئیل خدا نے جبرئیل کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے) اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا، پس مبارک وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے۔'' (ترجمہ عربی الہام ص:۱۰۳)

۱۷:...''اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے، ان کو کہہ کہ اگر یہ کاروبار بجز خدا کے کسی اور کا ہوتا تو اس میں بہت اختلاف تم دیکھتے۔''

(ترجمہ عربی الہام،ص:۱۰۵)

۱۸:...’’کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔‘‘

(ترجمہ عربی الہام،ص:۳)

۱۹:...’’جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں، تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔‘‘

(ص:۳۹۱)

۲۰:...’’اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔‘‘ (ص:۳۹۱)

یہ تمام اقتباسات بھی موصوف کی صرف اسی کتاب ’’حقیقۃ الوحی‘‘ سے لئے گئے ہیں۔ ان پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے اندازہ ہوگا کہ مرزا صاحب جس وحی نبوت کے مدعی ہیں، وہ ان کے نزدیک خدا کا کلام ہے۔ ہر شک وشبہ سے پاک ہے، اس پر وہ اپنے عقائد کی بنیاد استوار کرتے ہیں، قدیم عقائد کو اس کی وجہ سے تبدیل فرماتے ہیں، اس پر ایمان لاتے ہیں، خود کو اس کی پیروی کرنے والا بتاتے ہیں، اس کی پیروی کو موجب نجات سمجھتے ہیں، اپنی اُمت کے سامنے اس کی تلاوت پر مامور ہیں، اس کی فصاحت و بلاغت کے اعجاز کا اعلان کرتے ہیں، اس کی جانب افترا کی نسبت کا بحکم خداوندی جواب دیتے ہیں اور صاف صاف تصریح کرتے ہیں کہ اگرچہ اسلامی تاریخ کی تیرہ صدیوں میں لاکھوں صحابہؓ، اولیاءؒ، اقطابؒ، ابدالؒ، ملہمؒ اور محدثؒ ہوگزرے ہیں مگر وحی نبوت کی یہ نعمت صرف انہی کے حصہ میں آئی ہے اور یہ کہ قرآن کے تیس جزو ہیں اور ان کی وحی کے کم از کم بیس جزو ہوں گے (اس تحریر کے بعد مرزا صاحب ایک سال اور زندہ رہے اور بقول ان کے بارش کی طرح وحی الٰہی ان پر نازل ہو رہی تھی، قیاس کہتا ہے کہ بقیہ دس جزو کی تکمیل بھی انہوں نے یقیناً کرلی ہوگی)۔

اگر لاہوری فرقہ ان تصریحات کے بعد بھی ایک طرف مرزا صاحب کو ’’مامور من اللہ‘‘ مانتا ہے اور دوسری طرف ان کی ’’وحی نبوت‘‘ پر ’’ایمان لانے‘‘ سے گریز کرتا ہے تو کم از کم عقلاء ان سے یہ تو دریافت کریں کہ ’’وحی نبوت‘‘ کے اوصاف و امتیازات کا کیا معیار ان کے ذہن میں ہے؟ جو وحی قطعی ویقینی ہے، ہر شک وشبہ سے پاک ہو، صاحب وحی اس پر ایمان و عقائد کی بنیادیں استوار کرتا ہو، اس کی پیروی اور تلاوت ودعوت پر مامور ہو، اس کے اعجاز کا چیلنج کرتا ہو، اگر وہ وحی، وحی نبوت نہیں تو وحی نبوت کی وہ نرالی تعریف آخر کیا ہے جو مرزا جی کی ’’وحی‘‘ پر صادق نہیں آتی...؟ لیجئے ہم اس سے بھی مختصر راستہ اختیار کرتے ہیں اور خود مرزا صاحب ہی سے شہادت دلا دیتے ہیں کہ ان کی تمام تر بحث ’’وحی نبوت‘‘ میں ہے۔

مرزا صاحب نے بیسیوں جگہ آیت: ’’ولو تقول...الخ‘‘ اپنی صداقت میں پیش فرمائی جس کا مطلب بقول ان کے یہ تھا کہ ۲۳ سالہ مدت صادق و کاذب کے درمیان ...... حد فاصل کی حیثیت رکھتی ہے۔ گویا صدق وکذب کا معیار یہ ہے کہ اگر مدعی وحی و الہام ۲۳ سال تک زندہ رہتا ہے تو صادق، ورنہ کاذب......مرزا صاحب کا یہ خود ساختہ معیار عقلاً ونقلاً بالبداہت غلط تھا اور اہل علم کی جانب سے اس معیار پر مختلف اعتراضات کئے جاتے تھے۔ ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے مرزا صاحب تحریر فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے۔ اب اس کے مقابل یہ پیش کرنا کہ اکبر بادشاہ نے نبوت کا دعویٰ کیا یا روشن دین جالندھری نے دعویٰ کیا یا کسی اور شخص نے دعویٰ کیا اور وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ یہ ایک دوسری حماقت ہے جو ظاہر کی جاتی ہے۔ بھلا اگر یہ سچ ہے کہ ان لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے اور تیئیس برس تک ہلاک نہ ہوئے تو پہلے ان لوگوں کی خاص تحریر سے ان کا دعویٰ ثابت کرنا چاہئے اور وہ الہام پیش کرنا چاہئے جو الہام انہوں نے خدا کے نام پر لوگوں کو سنایا۔ یعنی یہ کہا کہ ان لفظوں کے ساتھ میرے پر وحی نازل ہوئی ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اصل لفظ ان کی وحی کے کامل ثبوت کے ساتھ پیش کرنے چاہئیں کیونکہ ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے، جس کی نسبت یہ ضروری ہے کہ بعض کلمات پیش کرکے یہ کہا جائے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ہمارے اوپر نازل ہوا ہے۔ غرض پہلے تو یہ ثبوت دینا چاہئے کہ کون سا کلام الٰہی اس شخص نے پیش کیا ہے، جس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر بعد اس کے یہ ثبوت دینا چاہئے کہ جو

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

تیئس برس تک کلام الٰہی اس پر نازل ہوتا رہا، وہ کیا ہے... جب تک ایسا ثبوت نہ ہو، تب تک بے ایمانوں کی طرح قرآن شریف پر حملہ کرنا اور آیت ولو تقول کو ہنسی ٹھٹھے میں اڑانا ان شریر لوگوں کا کام ہے، جن کو خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں اور صرف زبان سے کلمہ پڑھتے اور باطن میں اسلام سے بھی منکر ہیں۔'' (ضمیمہ اربعین نمبر:۳،۴ص:۱۱، روحانی خزائن ج:۱۷،ص:۴۷۷)

اس اقتباس سے فیصلہ ہوجاتا ہے کہ مرزا صاحب کی تمام تر بحث وحی نبوّت میں ہے اور انہوں نے اپنے اوپر نازل شدہ وحی کے حوالے سے واقعتہً دعویٰ کیا ہے کہ وہ خدا کے رسول ہیں، ان کی اُمت کے لاہوری فرقہ کو یہ عبارت اصل کتاب سے نکال کر بغور وتدبر بار بار پڑھنی چاہئے۔ اس کے بعد بھی ان کو مرزا صاحب کے دعویٰ رسالت اور وحی نبوّت سے انکار ہو تو انہیں سینے پر ہاتھ رکھ کر فیصلہ کرنا چاہئے کہ مرزا صاحب کا آخری فتویٰ ان پر تو عائد نہیں ہوتا؟

شریعت اور اُمت:

دعویٰ رسالت اور وحی نبوّت کے بعد تیسرا مرحلہ شریعت کا باقی رہ جاتا ہے۔ عقلاً یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول یا نبی دنیا میں آئے اور وہ کوئی جدید یا قدیم شریعت لے کر نہ آئے۔ مرزا صاحب بھی اس اصول سے مستثنیٰ نہیں رہ سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اسی ولو تقول کی بحث میں اپنے صاحب شریعت ہونے کا ثبوت دے کر اپنے مخالفین کو ملزم کیا ہے، فرماتے ہیں:

''اور اگر کہو کہ صاحب الشریعۃ افترا کرکے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری۔ تو اوّل تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے اِفترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی (بلکہ مطلق دعویٰ وحی نبوّت ہی کو ہلاکت کے لئے کافی قرار دیا ہے۔ ناقل) ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر ونہی بیان کئے اور اپنی اُمت کے لئے ایک قانون مقرر کیا، وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں، کیونکہ (مجھ پر صاحب الشریعت کی یہ تعریف پوری صادق آتی ہے، چنانچہ) میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم یہ ''براہین احمدیہ'' میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیئس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔

اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان ھذا لفی الصحف الأولیٰ صحف ابراھیم و موسیٰ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔

اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر ونہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔ غرض یہ سب خیالات فضول اور کوتاہ اندیشیاں ہیں۔'' (اربعین نمبر:۴ص:۷، روحانی خزائن ج:۱۷،ص:۴۳۵)

اس طویل اقتباس کا حاصل یہ ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک شریعت کی آخری دو تعریفیں غلط ہیں اور پہلی صحیح ہے اور اس صحیح تعریف کے مطابق ان کا دعویٰ ہے کہ وہ صاحب شریعت ہیں اور وہ تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی اُمت کے لئے ایک قانون شریعت وضع کیا ہے جو سابقہ شریعت سے توارد رکھتا ہے۔

معجزات:

انبیائے کرام کی تائید کے لئے انہیں خرق عادت معجزات اور نشانات بھی عطا کئے جاتے ہیں، جنہیں دیکھ کر مخلوق کو ان کی صداقت وحقانیت کا یقین ہوجاتا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''دنیا میں ہزاروں آدمی ہیں کہ الہام اور مکالمہ الٰہیہ کا دعویٰ کرتے ہیں مگر صرف مکالمہ الٰہیہ کا دعویٰ کچھ چیز نہیں ہے جب تک اس قول کے ساتھ جو خدا کا سمجھا گیا ہے، خدا کا فعل یعنی معجزہ نہ ہو۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۵۹)

مرزا صاحب نے بھی اپنے دعوائے نبوّت و رسالت کو اعجاز نمائی سے محروم نہیں رکھا۔ ان کی سینکڑوں عبارتوں میں سے چند جملے یہاں نقل کئے جاتے ہیں، جن سے ان کے معجزات کی شان وشوکت اور ان کی نبوّت ورسالت کی عظمت بھی واضح ہوگی:

۱:... ''ہاں اگر یہ اعتراض ہو کہ اس جگہ وہ معجزات کہاں ہیں؟ تو میں صرف یہی جواب دوں گا کہ میں معجزات دکھلا سکتا ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں، جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کردیا ہے کہ باستثنا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۱۳۶)

۲:... ''اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانے میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ

غرق نہ ہوتے۔ مگر میں ان لوگوں کو کس سے مثال دوں۔ وہ اس خیرہ طبع انسان کی طرح ہیں جو روز روشن کو دیکھ کر پھر بھی اس بات پر ضد کرتا ہے کہ رات ہے دن نہیں۔“ (تتمہ حقیقۃ الوحی، ص:۱۳۷)

۳:...”اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزار ہا نشان ایک جگہ جمع کردیئے ہیں لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں، وہ نہیں مانتے۔“ (چشمۂ معرفت، ص:۳۱۷، روحانی خزائن، ج:۲۳، ص:۳۳۲)

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ جو زلزلے، طاعون اور دیگر آفات ان کے زمانے میں نازل ہوئیں، وہ بھی ان کی رسالت و نبوت کا معجزہ اور نشان ہے۔ اس سلسلہ میں بھی ان کے ایک دو اقتباس ملاحظہ فرمایئے:

۴:...خدا تعالیٰ کے تمام نبی اس بات پر متفق ہیں کہ عادت اللہ ہمیشہ سے اسی طرح پر جاری ہے کہ جب دنیا ہر ایک قسم کے گناہ کرتی ہے اور بہت سے گناہ ان کے جمع ہوجاتے ہیں تب اس زمانہ میں خدا اپنی طرف سے کسی کو مبعوث فرماتا ہے اور کوئی حصہ دنیا کا اس کی تکذیب کرتا ہے، تب اس کا مبعوث ہونا شریر لوگوں کی سزا دینے کے لئے بھی جو پہلے مجرم ہوچکے ہیں، ایک محرک ہوجاتا ہے اور جو شخص اپنے گزشتہ گناہوں کی سزا پاتا ہے، اس کے لئے اس بات کا علم ضروری نہیں کہ اس زمانہ میں خدا کی طرف سے کوئی نبی یا رسول بھی موجود ہے۔“ (حقیقۃ الوحی، ص:۱۶۰، ۱۶۱)

۵:...”سان فرانسسکو وغیرہ مقامات کے رہنے والے جو زلزلہ اور دوسری آفات سے ہلاک ہوگئے ہیں، اگرچہ اصل سبب ان پر عذاب نازل ہونے کا ان کے گزشتہ گناہ تھے مگر یہ زلزلے ان کو ہلاک کرنے والے میری سچائی کا ایک نشان تھے کیونکہ قدیم سنت اللہ کے موافق شریر لوگ کسی رسول کے آنے کے وقت ہلاک کئے جاتے ہیں۔“ (ص:۱۶۱)

۶:...”یاد رہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصہ زمین میں تکذیب ہو، مگر اس تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں جو اور ملکوں کے رہنے والے ہیں، جن کو اس رسول کی خبر بھی نہیں جیسا کہ نوحؑ کے وقت میں ہوا۔“ (ص:۱۶۱)

۷:...”سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے، خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو، مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔“ (ص:۱۶۲)

۸:...”میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا فضل ایسے طور سے میرے شامل حال ہے کہ میری اتمام حجت کے لئے اور اپنے نبی کریم کی اشاعت دین کے لئے خدا تعالیٰ نے وہ سامان مقرر کر رکھے ہیں کہ پہلے اس سے کسی نبی کو میسر نہیں آئے تھے۔“ (ص:۱۶۶)

یہاں ہمیں اس امر سے بحث نہیں کہ مرزا صاحب جن امور کو ”معجزات“ کے نام سے موسوم کرتے ہیں، وہ واقعتاً معجزہ ہیں بھی یا نہیں اور یہ کہ ان سے ان کی رسالت و نبوت ثابت بھی ہوتی ہے یا نہیں؟ یہاں محل غور صرف یہ امر ہے کہ مرزا صاحب کس طرح اصرار و تکرار کے ساتھ نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتے ہیں، پھر کس طرح اس کے لئے ”وحی الٰہی“ کا بارش کی طرح نازل ہونا بیان کرتے ہیں، پھر کس تحدی کے ساتھ اپنی رسالت و نبوت کے ثبوت میں دنیا کے سامنے اپنے معجزات کی طویل فہرست پیش کرتے ہیں اور کس طرح ان معجزات میں تمام انبیائے کرام سے برتری اور فوقیت کا ادعا کرتے ہیں اور کس طرح ان معجزات میں تمام انبیائے کرام کے معیار پر بار بار پیش کرتے ہیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مرزا صاحب نے سرے سے نبوت و رسالت کا دعویٰ درحقیقت کیا ہی نہیں تو فرمایئے کہ وہ حقائق کی دنیا میں رہتا ہے یا احمقوں کی جنت میں......؟

(جاری ہے)

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

ناموسِ رسالت کی پامالی اور ہماری ذمہ داری

مولانا محمد حذیفہ وستانوی

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو انسان کے لئے اور انسان کو اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا، مگر انسان محض اپنی عقل سے اللہ تعالیٰ کی معرفت، اس کی عبادت اور اس کی رضا کے طریقوں کو معلوم نہیں کرسکتا، لہٰذا انسان کی راہنمائی کے لئے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو وقفے وقفے سے اللہ رب العزت مبعوث فرماتے رہے، جنہوں نے انسان کی کامل راہنمائی کی، صرف اعتقاد اور عبادت ہی پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ معاشرت، تعلیم، حقوق اخلاق، تزکیہ وغیرہ تمام ضروریات حیات اور ضروریات دین کے سلسلے میں اعتدال کی راہ بتائی۔

انبیاء کرام علیہم السلام نے بے لوث ہوکر امت کی راہنمائی کی، مگر دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دستور رہا ہے کہ ہر چیز کا مبدأ اور منتہیٰ ہوتا ہے، یعنی ہر چیز کا ایک نقطۂ آغاز تو دوسرا نقطۂ انتہا ہوتا ہے۔ لہٰذا نبوت کا نقطۂ آغاز حضرت آدم علیہ السلام کو اور نقطۂ انتہا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا۔

انبیاء کوئی عام انسان نہیں ہوا کرتے تھے، بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل کی وجہ سے تمام انسانی خوبیوں کے مالک ہوتے تھے اور تمام انسانی وحیوانی رذائل سے پاک ہوتے تھے، جنہیں اسلامی اصطلاح میں معصوم کہا جاتا ہے۔ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء معصوم ہیں، صحابہ محفوظ ہیں اور اولیاء موفق ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ پاکیزہ، بااخلاق اور بابرکت ذات ہے، اسی لئے مسلمانوں کو ان کی اطاعت، ان سے سچی محبت اور آپ کی عقیدت ومحبت کا حکم دیا گیا ہے، بلکہ ان کی محبت اور عشق اور ان کی اطاعت پر اللہ کی رضا کو موقوف رکھا گیا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

”ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔“

ترجمہ: ”آپ کہہ دیجئے اگر تم اللہ کی

> **نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ پاکیزہ، بااخلاق اور بابرکت ذات ہے، اسی لئے مسلمانوں کو ان کی اطاعت، ان سے سچی محبت اور آپ کی عقیدت ومحبت کا حکم دیا گیا ہے**

محبت چاہتے ہو تو میری اطاعت کرو، اللہ تم سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔“

اطاعت رسول ہر مسلمان پر فرض عین ہے اور آدمی کسی کی اطاعت پر اسی وقت آمادہ ہوتا ہے جب اس سے محبت ہو۔

خلاصہ کلام یہ کہ انسان کی زندگی کا مقصد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ومحبت کے واسطے سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے، گویا مقصد حیات کا حصول ہی موقوف ہے اتباع رسول پر، مگر افسوس آج امت اس مقصد کو نہیں سمجھ سکی اور نادانی میں ایک دوسرے کی مخالفت پر اتر آئی ہے، جس کا فائدہ غیروں نے اٹھانا شروع کردیا اور قرآن پر، رسول پر، شریعت پر کیچڑ اچھالنے لگے ہیں اور ہم بس اپنے ہی اختلاف میں مست ہیں۔

ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ زندگی کا اصل مقصد خواہشات پر قابو پاکر اپنی مرضی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی حتی المقدور کوشش کرنا ہے، مدارس میں تعلیم کا مقصد بھی یہی ہے، تبلیغ کے ذریعہ اصلاح کا مقصد بھی یہی ہے، دعوت کے ذریعہ ہدایت کا مقصد بھی یہی ہے، خانقاہوں کے ذریعہ تزکیہ کا مقصد بھی یہی ہے اور انسان کو اپنی زندگی کی ضروریات میں بھی اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر مشغول ہونا چاہئے۔

لہٰذا سب سے پہلے تو میں مسلمانوں کو دعوت دوں گا کہ وہ اپنے آپس کے اختلاف کو چھوڑ کر متحد و متفق ہوکر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں اور حدودِ شریعت میں رہ کر علماء راسخین کے ذریعہ قرآن وحدیث کی روشنی میں راہنمائی حاصل کریں، کوئی قدم علماء راسخین کی راہنمائی کے بغیر نہ اٹھائیں، ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا اور زندگی کا اہم مقصد یعنی رضائے الٰہی حاصل نہ ہوسکے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر کیچڑ اچھالنا اور آپ کی مقدس ذات کو داغدار کرنا یقیناً ایک انتہائی گھناؤنی حرکت ہے، جس کی مذمت

تو کیا ایسی حرکت کے مرتکب کو قتل بھی کر دیا جائے تو کم ہے۔ شریعت کا حکم بھی یہی ہے کہ ناموس رسالت پر حملہ کرنے والے کو تہ تیغ کر دیا جائے اور تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے ایسا کیا، جیسا کہ آپ اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ علماء کے یہاں اس میں کوئی اختلاف نہیں رہا ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ نے تو اس پر مستقل کتاب تحریر فرمائی ہے "الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول" کتاب کے اخیر میں مصنف نے لکھا ہے:

"صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں، تمام انبیاء جن کو صراحتاً و وصفاً قرآن کریم نے نبی کہا ہو، ان کی اہانت کا حکم شریعت اسلامیہ میں قتل ہے۔ مثلاً اگر کسی نے دوران گفتگو کسی نامناسب بات یا فعل کی نسبت کسی نبی کی جانب اس کی نبوت کا علم رکھتے ہوئے تعیینی طور پر کی تو ایسا کہنے والے یا کرنے والے نے شان نبوت میں گستاخی کی اور اگر اسے ان کے منصب نبوت کا علم نہ تھا یا مطلقاً گروہ انبیاء کی طرف ایسی نسبت کی تو اس کا حکم بھی وہی (قتل) ہے، کیونکہ تمام انبیاء پر علی الاطلاق ایمان رکھنا واجب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خصوصی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بتلادیا ہے، ان کو بُرا بھلا کہنے والا اگر مسلمان ہے تو وہ کافر و مرتد ہے اور اگر ذمی ہے تو اس سے قتال واجب ہے۔

اہانت نبوت کے مرتکب کی سزا صرف اور صرف قتل ہے، اس پر دلائل کے انبار موجود ہیں جو اپنی عمومیت کے سبب لفظاً اور معناً اس پر دال ہیں۔ ابن تیمیہ فرماتے ہیں: میرے علم میں کوئی بھی عالم دین، فقیہ شریعت ایسا نہیں جس نے حکم مذکورہ سے اختلاف کیا ہو، البتہ اکثر فقہاء کا کلام اس سزا کے سلسلے میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب و شتم کرنے والوں کے متعلق ہے، کیونکہ اس کی ضرورت زیادہ ہے۔ آپ کی نبوت کی تصدیق اور آپ کی اطاعت اجمالاً و تفصیلاً ہر طرح سے واجب ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی اہانت کا جرم دیگر انبیاء کی اہانت سے کہیں زیادہ ہے۔ جیسا کہ آپ کی حرمت و عظمت دیگر انبیاء سے کہیں زیادہ ہے، لیکن اس بات کا قطعی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اہانت منصب رسالت میں تمام انبیاء و رسل آپ کے بھائی ہونے کی حیثیت سے شریک ہیں (اور ان کی اہانت، آپ کی اہانت ہے) لہٰذا کسی بھی نبی کی شان میں گستاخ کرنے والے کا خون حلال ہے اور وہ کافر واجب القتل ہے۔"

(ص:۴۰۱)

رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر کیچڑ اچھالنا اور آپ کی مقدس ذات کو داغ دار کرنا یقیناً ایک انتہائی گھناؤنی حرکت ہے، ایسی حرکت کے مرتکب کی سزا موت ہے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب کہیں صحیح معنی میں اسلامی عدالت ہی نہیں، پوری دنیا الحاد اور دہریت کی دلدل میں پھنسی ہوئی ہے اور وقفہ وقفہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کی جسارت کی جاتی ہے، تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

کیا سڑکوں پر آ کر ٹائر جلانا چاہئے؟

کیا عوام کی املاک کو نقصان پہنچانا چاہئے؟

کیا احتجاجات کے ذریعہ سڑکوں کو روک کر نعرہ بازی کرنی چاہئے؟

کیا قتل و غارتگری کا بازار گرم کرنا چاہئے؟

کیا مذکورہ حرکتوں کی اسلام اجازت دیتا ہے؟

ظاہر بات ہے کہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا ہے، مگر مسلمان ہے کہ انہیں کئے جا رہا ہے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ تاکہ صحیح معنی میں ہم شریعت کے احکام کے مطابق ناموس رسالت کا دفاع کر سکیں۔

اگر ہم واقعتاً مسلمان ہیں اور حدود شریعت میں رہ کر ناموس رسالت کا دفاع کرنا چاہتے ہیں، تو ہمیں مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے:

۱:... اسلامی تعلیمات کی مکمل پیروی اور غیر اسلامی نظریات، افکار، خیالات، عادات، اطوار، تہذیب و تمدن، معاشرت و معیشت، سیاست وغیرہ سے کلی اجتناب کرنا ہوگا۔ خاص طور پر فیشن پرستی اور مادی افکار کو پوری ہمت اور استقلال کے ساتھ چھوڑنا ہوگا اور سادگی والی زندگی گزارنا ہوگی، یہی سب سے پہلے کرنے کا کام ہے، مگر اسے چھوڑ کر امت دیگر غیر شرعی طریقوں کو اختیار کر رہی ہے۔

۲:... عالمی طور پر تمام مسلمانوں کو متحد ہو کر U.N.O. کو ایسے قانون وضع کرنے پر مجبور کرنا ہوگا، جس میں انبیاء کرام علیہم السلام کی اہانت کرنے والوں کو قتل کی سزا دی جائے۔

۳:... یورپ جو ان تمام غلیظ اور ناپاک حرکتوں کی پشت پناہی کر رہا ہے، اسے مندرجہ ذیل طریقوں سے سبق سکھایا جائے۔

الف:... مسلمان مغربی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

ب:... ڈالر، یورو اور پاؤنڈ کے ذریعہ معاملہ نہ کرکے اس کی ویلیو کو کم کرنا چاہئے۔

ج:... پورے عالم میں دین اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح تعارف پیش کرنا چاہئے۔

۴:... ہر گھر میں اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور سیرت کی تعلیم کو عام کرنا چاہئے۔

۵:... نماز کا مکمل اہتمام کرنا چاہئے۔

۶:... زندگی کے ہر موڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو معلوم کر کے اس پر عمل کرنا چاہئے۔

۷:... بدعات و خرافات سے اجتناب کرنا چاہئے۔

۸:... صحابہ کرامؓ سے محبت اور ان کی زندگیوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

۹:... علماء سے محبت اور ہر دنیوی و دینی معاملہ میں ان سے راہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔

۱۰:... اپنی اولاد کی صحیح اسلامی تربیت کرنی چاہئے۔

۱۱:... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو پڑھ کر اس کو اپنی زندگی میں نافذ کرنا چاہئے۔

۱۲:... لوگوں کو سیرت سے وابستہ کرنے کے لئے سیرت کے عنوان پر مسابقات (تقریری مقابلے) رکھنے چاہئے۔

غرضیکہ ہم سب پر اپنی استطاعت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع لازم ہے۔

المرء یقیس علی نفسہ

جس ملعون نے یہ فلم بنائی ہے، وہ ایک بداخلاق، بدکردار شخص ہے، اس پر امریکی عدالتوں میں کئی مقدمات درج ہیں۔ عربی کا محاورہ ہے کہ: ''آدمی دوسروں کو بھی اپنے ہی اوپر قیاس کرتا ہے'' ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کے اخلاق واطوار، روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

قرآن کریم نے آپ کو کہا ہے: ''**انک لعلی خلق عظیم**'' اس کے بعد مزید کسی کی شہادت کی ضرورت نہیں۔ مگر ہم انہیں انگریزوں میں سے بعض کے تاثرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کر دینا چاہتے ہیں: ''**الفضل ماشھدت بہ الاعداء**'' کے تحت کہ: ''حق تو وہ ہے جس کی سچائی پر دشمن بھی مجبور ہو جاتے ہیں۔''

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے: ''شہادۃ الاقوام علی صدق الاسلام'' کے نام سے ایک رسالہ مرتب فرمایا تھا جو حقانیت اسلام کے نام سے شائع ہوا ہے۔ جس میں حضرتؒ نے غیر مسلموں کے اسلام، قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تاثرات کو مختلف اخبارات و رسائل سے اخذ کر کے جمع کیا ہے۔ ہم یہاں نقل کر دیتے ہیں۔

> **عالمی طور پر تمام مسلمانوں کو متحد ہو کر U.N.O. کو ایسے قانون وضع کرنے پر مجبور کرنا ہوگا، جس میں انبیاء کرام علیہم السلام کی اہانت کرنے والوں کو قتل کی سزا دی جائے**

ڈاکٹر جے، ڈبلیو، لیز: آپؐ کی شخصیت کا اعتراف ان لفظوں میں کرتے ہیں: ''اگر سچے رسول میں ان علامتوں کا پایا جانا ضروری ہے کہ وہ ایثار نفس اور اخلاص نیت کی جیتی جاگتی تصویر ہو اور اپنے نصب العین میں یہاں تک محو ہو کر طرح طرح کی سختیاں جھیلے، انواع و اقسام کی صعوبتیں برداشت کرے، لیکن اپنے مقصد کی تکمیل سے باز نہ آئے، ابنائے جنس کی غلطیوں کو فوراً معلوم کرلے اور ان کی اصلاح کے لئے اعلیٰ درجہ کی دانشمندانہ تدابیر سوچے اور ان تدابیر کو قوت سے فعل میں لائے تو میں نہایت عاجزی سے اس بات کے اقرار کرنے پر مجبور ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی تھے اور ان پر وحی نازل ہوتی تھی۔''

پروفیسر فریمین: ''حقیقی اور سچے ارادوں کے بغیر یقیناً کوئی اور چیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا لگاتار استقلال کے ساتھ، جس کا آپ سے ظہور ہوا آگے نہیں بڑھا سکتی، ایسا استقلال جس میں پہلی وحی کی نزول کے وقت سے لے کر آخر دم تک نہ کبھی آپ مذبذب (متردد) ہوئے اور نہ کبھی آپ کے قدم سچائی کے اظہار سے ڈگمگائے۔''

رومن صاحب: ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقط ایک صاحب علم ہی نہ تھے، بلکہ صاحب عمل بھی تھے، انہوں نے اپنی امت کو عمل کی تاکید کی، چنانچہ جیسی انسانیت و مروت مسلمانوں میں ہے شاذ و نادر ہی کسی قوم میں پائی جاتی ہے۔''

ڈاکٹر مارگیلوش: ''میں (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے بہت عظیم لوگوں میں شمار کرتا ہوں، انہوں نے قبائل عرب سے ایک عظیم الشان سلطنت قائم کر کے بہت بڑی پولیٹیکل گتھی کو سلجھایا اور میں ان کی کما حقہ تعظیم و تکریم کرتا ہوں۔''

لالہ لاجپت رائے: ''میں مذہب اسلام سے محبت کرتا ہوں اور اسلامی پیغمبر کو دنیا کے بڑے بڑے مہاپرشوں میں سمجھتا ہوں۔ آپ کی سوشل اور پولیٹیکل تعلیم کا مداح ہوں اور اسلام کا بہترین رنگ وہ تھا جو کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں تھا۔''

(جاری ہے)

عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس نوابشاہ

رپورٹ: مولانا تجمل حسین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸ مارچ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب سے لے کر رات دو بجے تک جامع مسجد کبیر نواب شاہ میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف والوں نے کی جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے کانفرنس کی مکمل سرپرستی فرمائی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض قاری محمد امجد مدنی اور مولانا محمد علی صدیقی نے سرانجام دیئے۔

کانفرنس کا آغاز بعد نماز مغرب تلاوت کلام پاک سے کیا گیا، قاری سمیع اللہ نے تلاوت کی سعادت حاصل کی، پھر مولانا محمد راشد مدنی اور مفتی حفیظ الرحمٰن کے بیانات ہوئے بعد نماز عشاء دوسری نشست میں تلاوت قاری محمد یونس نے کی اور حافظ عبداللہ عبدالقادر نے ہدیہ نعت پیش کیا، اس کے بعد مولانا قاضی احسان احمد کا ولولہ انگیز خطاب ہوا، بعد ازاں مولانا عبدالمجیب قریشی پیر شریف والوں کا خطاب ہوا، پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت دم توڑ رہی ہے، قادیانیت دن بدن روبہ زوال ہو رہی ہے، قادیانیوں کی کثیر تعداد حلقہ بگوش اسلام ہو رہی ہے اور وہ وقت بھی آئے گا کہ قادیانیت ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی۔ اس کے بعد حافظ محمد اشفاق نے نظمیں پڑھیں پھر مولانا احمد حسن عباسی درگاہ شاہ پور چاکر والوں کا مختصر خطاب ہوا، اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے قراردادیں پیش کیں۔ آخر میں شیخ المعقول والمنقول سائیں حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی کا تفصیلی خطاب ہوا اور انہوں نے دعا کرائی۔ اس کانفرنس میں پورے سندھ سے محبان ختم نبوت نے ہزاروں کی تعداد میں قافلوں کی صورت میں بھرپور شرکت کی۔

کانفرنس کی تیاری کے لئے مبلغین ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا تجمل حسین نے اندرون سندھ کا دورہ کیا، اسی دورہ کے دوران نواب شاہ شہر کی مساجد اور مدارس میں بیانات سمیت مختلف شہروں، محراب پور، بھریا روڈ، خانواہن دریا خان مری، پھل شہر، جونا مروی، ہوت گوٹھ، کھنڈر، کھڑاو، دوڑ، مہر گوٹھ، دوز شہر، سانگھڑ، کھپرو وغیرہ میں دعوتی پروگرام کے لئے گئے اور عوام الناس کو کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔

کانفرنس کی کامیابی کے لئے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں، ہر کمیٹی نے اپنی ذمہ داری خوب نبھائی خصوصاً قاری محمد انیس، قاری امجد مدنی، قاری تصور، قاری علی اصغر، بھائی بلال خان، بھائی عبدالرؤف سمیت مقامی جماعت کے عہدیداروں نے خوب محنت کی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے جن ساتھیوں نے تعاون کیا اور وہ سب مسلمان جو اس کانفرنس میں شریک ہوئے اللہ تعالیٰ سب کو اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے اور ختم نبوت کے صدقے بروز محشر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

کانفرنس میں منظور ہونے والی قراردادیں:

۱:... حکومت پاکستان ملک عزیز میں اسلامی قانون کی بالادستی قائم کرے۔

۲:... آئے دن لادین عناصر اور غیر مسلم این جی اوز ناموس رسالت قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں، حکومت پاکستان اس قانون کی حفاظت کا واضح موقف قائم کرتے ہوئے ان کو صاف اور کھرا جواب دے کہ یہ ہمارا ایمانی مسئلہ ہے اور ناموس رسالت پر کوئی کمپرومائز نہیں ہوگا۔

۳:... حکومت قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے اور قادیانیوں کو آئین کا پابند بنائے۔

۴:... حکومت پاکستان ملک میں بڑھتی ہوئی بدامنی کا نوٹس لے اور دہشت گردوں کے خلاف موثر اقدام کرے۔

۵:... حکومت کراچی سمیت پورے ملک میں علماء کرام اور عوام الناس کے قتل عام کی روک تھام کرے اور ان کے قاتلوں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دے۔

۶:... حکومت پاکستان قادیانیوں کو فوج سمیت تمام سرکاری اداروں کے کلیدی عہدوں سے برطرف کرکے ان عہدوں پر محب اسلام اور محب وطن مسلمانوں کا تقرر عمل میں لائے۔

۷:... حکومت پاکستان اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش ارتداد کی شرعی سزا کو نافذ العمل بنائے۔☆

اندرونِ سندھ تحفظ ختم نبوت پروگرامز

رپورٹ: مولانا تجمل حسین

۸/مارچ کی ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ کی تیاریوں کے سلسلہ میں اندرونِ شہر اور قرب و جوار کے شہروں و قصبات میں ختم نبوت پروگرامز منعقد کرکے عوام الناس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت اجاگر کی گئی اور مسلمانوں کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔

پہلا پروگرام:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پہلا پروگرام خانواہن میں منعقد کیا گیا، جس میں تلاوت کی سعادت حافظ حبیب الرحمٰن ملک نے حاصل کی، اس کے بعد مبلغین ختم نبوت مولانا تجمل حسین، مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا۔ انہوں نے ”عشقِ مصطفیٰ اور ہماری ذمہ داری“ کے عنوان پر بیان کرتے ہوئے شرکا کو ۸/مارچ ختم نبوت کانفرنس میں بھرپور شرکت کی دعوت دی۔ اس پروگرام کی صدارت مولانا قاری دلمراد وگھیو نے کی جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض عبدالغفور ملک نے سرانجام دیے۔ حافظ سیف اللہ ملاح، قاری طفیل احمد انڑ، استاد علی حسن راجپوت، محمد حسن کونڈر سمیت مقامی حضرات نے بھرپور شرکت کی۔

دوسرا پروگرام:

مدرسہ عربیہ شمس العلوم کی جامع مسجد میں بعد نماز عشاء ختم نبوت پروگرام رکھا گیا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت حافظ غلام مصطفیٰ پھل نے حاصل کی۔ جاوید علی لغاری نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے بیان کیا، آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت پورے دین کی اساس ہے اور قادیانیوں کا اسلام اور پیغمبر اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

تیسرا پروگرام:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تیسرا پروگرام جونا موری میں بعد نماز عشاء منعقد کیا گیا اس میں تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری خالد محمود نے حاصل کی۔ علی احمد چنہ نے نظمیں پڑھیں، بعد ازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا تجمل حسین، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی نے خطاب کیا اور شرکا کو ۸/مارچ ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ میں بھرپور شرکت کی دعوت دی۔ اس پروگرام میں رئیس لعل محمد جونو، بھائی غلام مرتضیٰ، مولانا غلام مجتبیٰ، مولانا یٰسین بھٹو، مولانا عبدالعزیز، مفتی فیض محمد مدنی، قاری منیر احمد جوٹو، قاری مجیب الرحمٰن سمیت مقامی حضرات نے شرکت کی۔

چوتھا پروگرام:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چوتھا پروگرام جامعہ غفرانیہ میں انعقاد پذیر ہوا جس کی صدارت مولانا حفیظ الرحمٰن کھپریو نے کی۔ حافظ ذوالفقار رند نے تلاوت کی اور حافظ دلدار احمد راجپر نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ پروگرام سے مولانا نعمت اللہ فاروقی، مولانا تجمل حسین، مولانا عبدالرشید بروہی، مولانا محمد قاسم سومرو، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا اور اہمیت تحفظ ختم نبوت بیان کرتے ہوئے شرکاء کو ۸/مارچ ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ میں شرکت کی دعوت دی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عبدالغفار رند نے سرانجام دیے۔ مولانا عبداللطیف، مولانا اشرف، قاری امداد اللہ نعمانی، مولانا عبدالرؤف سونگی، مولانا عبدالحکیم سونگی سمیت مقامی علما کرام اور سینکڑوں کارکنانِ ختم نبوت شریک ہوئے۔

پانچواں پروگرام:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام آخری پروگرام ممتاز عالم دین مولانا قاری اسلام الدین مرحوم کی یاد میں ان کے ادارے جامعہ دارالعلوم محمدیہ کوٹری کبیر روڈ محراب پور میں ہوا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری محمد عرفان نے اور حافظ محمد فرحان نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور کے جنرل سیکریٹری مولانا عبدالصمد نے بیان کیا، پھر مولانا تجمل حسین اور مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا، انہوں نے قاری اسلام الدین مرحوم کے بطور امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور کی خدمات کو سراہا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ختم نبوت کے صدقے ان کی کروٹ کروٹ بخشش فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اس پروگرام میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا خالد محمود نے سرانجام دیے اور مولانا شاکر محمود، مولانا محمد احمد اور دیگر نے جلسہ کے سارے انتظامات سنبھالے، اللہ تعالیٰ تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

سیّد کمال شاہؒ کا سفرِ آخرت

مولانا عبدالحی مطمئن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے قدیم کارکن، ہر دلعزیز ساتھی، محنتی، جفاکش اور اَن تھک ایسی خوبیوں کے حامل عاشق رسول کی شہادت گویا کل کی بات ہے۔

آپ کا نام سیّد کمال شاہ تھا، ضلع رحیم یار خان تحصیل صادق آباد کی بستی توحید آباد کے موضع کسمانی میں سیّد مہر علی شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ سیّد خاندان سے تعلق تھا۔ آپ اپنے چار بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے اس پر آپ کا خاندان ہی نہیں بلکہ اہل علاقہ بھی فخر کرتے ہیں۔

شیخ الصرف والنحو حضرت مولانا نصر اللہ خان دامت برکاتہم کا قائم کردہ دینی ادارہ جامعہ بحر العلوم بھی اسی بستی توحید آباد میں واقع ہے، جہاں پر علمی پیاس بجھانے کے لئے پاکستان کے دور دراز علاقوں سے طالبان علم کھنچے چلے آتے ہیں۔ راقم کو بھی جامعہ سے فیض حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ حضرت شیخ صاحب کے فرزند ارجمند، مولانا محمد حسین حفظہ اللہ تعالیٰ میرے ابتدائی فارسی اور خوشخطی کے استاد ہیں۔

اس عظیم دینی و علمی بستی توحید آباد سے تعلق کی بنا پر سیّد کمال شاہ شہیدؒ بچپن سے ہی دینی ذہن کے حامل تھے۔ اسی کا ثمرہ ہے کہ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہو گئے۔ اس طرح شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مفکر ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ، مولانا قاضی احسان احمد جیسے قائدین ختم نبوت کے علاوہ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ، حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ، حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ، حضرت مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ جیسے اکابرین اور شہدائے ختم نبوت کی معیت اور خدمت کی سعادت آپ کو نصیب ہوئی۔

آپ عرصہ ۱۸ سال دفتر ختم نبوت کراچی سے وابستہ رہے، اپنے مفوضہ کام تندہی سے سرانجام دینے کے عادی تھے اور یہی آپ کا امتیازی وصف تھا، جس کی بنا پر آپ ہر دلعزیز شخصیت بن گئے تھے۔ آپ ہنس مکھ انسان تھے، ہر ساتھی سے اس کے مزاج کے مطابق گفتگو کرنے کے ماہر تھے، ختم نبوت کے پکے سچے محافظ تھے، سخاوت، شجاعت، فراست اور خوش طبعی جیسے اوصاف سے آپ متصف تھے۔

شہر کراچی کے حالات گزشتہ کچھ عرصہ سے جب زیادہ خراب ہوئے تو اہل خانہ نے آپ کو مجلس سے وابستگی یا شہر کراچی چھوڑنے کا مشورہ دیا لیکن آپ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے پیش نظر نہ تو مجلس کو چھوڑا نہ ہی کراچی کو خیر باد کہا۔

۵ر ربیع الاول ۱۴۳۴ء مطابق ۱۸ر جنوری ۲۰۱۳ء جمعہ کے روز پورا دن معمول کے مطابق ختم نبوت پروگرامز میں شریک ہوئے۔ دن بھر کی مصروفیات سے فارغ ہو کر رات آٹھ بجے کے قریب تھکے ہارے دفتر میں پہنچے، نماز کی ادائیگی کے بعد مجلس کے مبلغ مولانا محمد اجمل شاہین شہیدؒ کے ہمراہ کسی کام کے لئے دفتر سے موٹر سائیکل پر نکلے۔ مزار قائد کے عقبی جانب اسلامیہ کالج کے قریب تاک میں بیٹھے دین دشمن درندوں کی فائرنگ کا نشانہ بن گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مشورہ میں طے ہوا کہ دونوں شہدأ کی میتوں کو ابھی ان کے آبائی گاؤں روانہ کر دیا جائے۔ چنانچہ رات ڈیڑھ بجے نمائش چورنگی پر اپنے پیارے شہیدوں کا جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب نے پڑھایا۔ علماء، طلبا اور محافظین ختم نبوت کی بڑی تعداد نے جنازہ میں شرکت کی۔ ہر دل غمگین اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔ جنازہ کے بعد دونوں شہدأ بذریعہ ایمبولینس اپنے آبائی علاقہ روانہ ہوئے۔

مولانا محمد اجمل شہیدؒ کی ایمبولینس میں آپ کے عزیزوں کے علاوہ دفتر کے محترم بھائی سیّد انوار الحسن شاہ اور سیّد کمال شاہ شہیدؒ کی ایمبولینس میں دیگر احباب کے علاوہ راقم بھی تھا۔ دونوں ایمبولینس ساتھ ساتھ تھیں۔

ہفتہ ۱۹ر جنوری صبح آٹھ بجے شہدأ کی گاڑیاں رانی پور پہنچیں، احباب نے استقبال کیا اور شہیدوں کی زیارت کی۔ دوپہر بارہ بجے شہدأ کا قافلہ پنو عاقل پہنچا، جہاں پر مقامی احباب و ذمہ داران، قافلہ کو مرکز ختم نبوت جامع مسجد نور لے گئے، جہاں سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر اور بڑی تعداد میں موجود دیگر احباب نے شہدأ کی زیارت کی۔ تقریباً ایک بجے قافلہ شہدأ صادق آباد بائی پاس پر پہنچا۔ یہاں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مفتی محمد راشد مدنی اور دیگر علماء نے شہدأ کی زیارت کی اور بلندیٔ درجات کی دعا کی۔ یہاں سے مولانا اجمل شہیدؒ کی میت اوچ شریف بہاولپور کی طرف روانہ ہوئی، جبکہ سیّد کمال شاہ شہیدؒ کی ایمبولینس صادق آباد سے ۱۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع

آبائی علاقہ بستی توحید آباد کی طرف روانہ ہوئی۔ توحید آباد بستی میں پہنچنے پر شہید کی زیارت اور آخری دیدار کے لئے گاؤں کے لوگوں کا ہجوم ہوگیا، پوری بستی میں ماتم کا منظر تھا، ہر دل غمگین اور ہر آنکھ اشکبار تھی، ایک طرف یہ اندوہناک منظر، لیکن چونکہ شہادت تو سعادت ہے، غم کا اظہار تو جدائی پر تھا، اس لئے شہید کا بڑا بھائی سید عبدالرحمن شاہ صاحب جب حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ سے ملے تو غم اور فخر کی ملی جلی کیفیت میں اپنا تعارف یوں کرایا: ”میں شہید کا بڑا بھائی ہوں۔“

جامعہ بحرالعلوم میں بعد نماز عصر پانچ بجے شہید کا جنازہ ادا کیا گیا۔ جنازہ میں قرب وجوار کے علاوہ دور دراز شہروں اور بستیوں سے سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جس میں علماء، طلباء اور ہر شعبہ زندگی سے وابستہ افراد شامل تھے۔ جنازہ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے پڑھا۔

سید کمال شاہ شہیدؒ نے اپنے پسماندگان میں جہاں بہن بھائیوں، ایک بیوہ اور تین معصوم بچیوں کو اللہ کی نگہبانی پر چھوڑا ہے، وہیں تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہزاروں رفیقوں کو بھی سوگوار چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور قافلہ شہداءؑ سے ملائے ہمیں بھی ان کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

اجتماعاتِ ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازی خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اقبال میلسوی نے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا سے ضلع ڈیرہ غازی خان کے لئے وقت لیا اور ضلعی جماعت کو اعتماد میں لے کر مختلف مقامات پر اجتماعات ختم نبوت کا انعقاد کیا۔

گزشتہ ماہ بستی بزدار کے دو قادیانی بھائی محمد افضل اور سلطان احمد قادیانیت پر تین حرف بھیج کر مسلمان ہوگئے، سب سے پہلا اجتماع بستی بزدار میں منعقد ہوا شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے قادیانیت سے تائب ہونے والوں کو مبارکباد پیش کی ان کی استقامت کے لئے دعا کی اور بعد نماز عشاء عظیم الشان اجتماع سے ولولہ انگیز خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”قادیانیت دم توڑ رہی ہے قادیانی کوئی مذہب نہیں ایک وقت آئے گا قادیانی ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیں گے بستی بزدار میں موجود قادیانی عبادت گاہ مقفل ہوچکی ہے۔ مولانا محمد بخش اور ڈاکٹر ریاض احمد نے اس اجتماع کا اہتمام کیا مولانا اللہ وسایا نے قادیانیت کے تمام تار و پود بکھیر کر رکھ دیئے فضا ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی۔

اگلے دن بعد نماز فجر مرکزی عید گاہ کوٹ قیصرانی میں مولانا اللہ وسایا نے درس قرآن مجید دیا گزشتہ سال اسی مقام پر سردار امام بخش خان قیصرانی کے قادیانیت سے تائب ہونے پر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس سے حافظ حسین احمد، مولانا اللہ وسایا، سردار موصوف اور دیگر علماء نے خطاب کیا تھا اس کانفرنس کے بعد قادیانیوں کے ایماء پر عبدالغفور نامی ایک بدبخت نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا تھا اسلامیان کوٹ قیصرانی نے غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے گستاخ رسول کے خلاف 295 سی کا مقدمہ درج کرایا ملعون گستاخ پابند سلاسل ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مقدمہ کی پیروی کررہی ہے۔

مولانا اللہ وسایا نے ناموس رسالت کی عظمت واہمیت کے موضوع پر درس دیا کثیر تعداد میں علماء اور جاں نثاران ختم نبوت شریک ہوئے عید گاہ کے خطیب مولانا امان اللہ اختر قیصرانی نے درس کا اہتمام فرمایا۔

اسی دن بعد نماز عشاء جامع مسجد یونین کونسل وہوا میں عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا، بارش کے باوجود کثیر تعداد میں علماء اور عوام شریک ہوئے، مولانا اللہ وسایا نے ختم نبوت کے موضوع پر خطاب فرمایا اور ناموس رسالت کی تحریکوں میں اسلامیان پاکستان کی ولولہ انگیز شرکت کا تذکرہ کیا انہوں نے ان تحریکوں میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن کی جانفشانی پر انہیں خراج تحسین پیش کیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وہوا کے امیر مولانا عبدالغفور سجانی ان کے رفقا حافظ عبدالحنیف، قاری غلام سرور، مولانا عبدالمجید قیصرانی، قاری سمیع اللہ قریشی، قاری عبدالقیوم قیصرانی، قاری امیر محمد نے اس اجتماع کا اہتمام کیا۔

نماز جمعہ سے قبل جامع مسجد شہلانی تونسہ میں مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا اس مسجد کے گردونواح میں متعدد قادیانی گھرانے آباد ہیں مولانا موصوف نے ختم نبوت، حیات عیسیٰ اور کذب مرزا کے موضوع پر مفصل خطاب کیا اور قادیانیوں کے دجل و فریب کا پردہ چاک کیا۔

حکیم عبدالرحیم جعفران کے برادران اور رفقا نے اس اجتماع کا اہتمام کیا، اس سلسلہ کا آخری اجتماع جامع مسجد مدنی شادن لنڈ میں منعقد ہوا شادن لنڈ میں بھی متعدد قادیانی آباد ہیں مولانا اللہ وسایا نے نزول مسیح اور ظہور مہدی کے موضوع پر مفصل خطاب کیا مولانا قاری جمال عبدالناصر، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد اقبال میلسوی کے بیان بھی ہوئے، محترم شہزاد وحید، بھائی خلیل احمد، قاری محمد بلال، قاری اللہ وسایا رحیمی اور ان کے رفقا نے اس اجتماع کا اہتمام کیا مولانا اللہ وسایا نے شادن لنڈ میں تحریک تنظیم اہلسنت پاکستان کے نائب صدر صاحبزادہ مولانا محمد عمر فاروق تونسوی، سے تفصیلی ملاقات کی اور مختلف امور پر تبادلہ کیا، ملک وملت کے معروف نعت گو سردار اللہ نواز سرگانی نے تمام اجتماعات میں شرکت کی اور شرکاء کو نعتیہ کلام سے محظوظ کیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تونسہ کے امیر مولانا عبدالعزیز لاشاری رفیق سفر رہے ان اجتماعات میں گورنمنٹ کالج لیہ کے لیکچرار گستاخ رسول شیخ عبدالوحید کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کیا جاتا رہا اور حکومت سے اس گستاخ کے خلاف 295 سی کی دفعہ لگانے، اسے گرفتار کرنے اور قرار واقعی سزا دینے کا پرزور مطالبہ کیا گیا۔

”درد مند خاتون“

آخری قسط

مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدظلہ

خدا تعالیٰ داخل ہوگیا:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا، اس حال میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نئی زمین اور نیا آسمان چاہتے ہیں (ہرکہ آمد عمارت نو ساخت) سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور میں دیکھتا ہوں کہ اس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا: ”انا زینا السماء الدنیا بمصابیح“... ہم نے زینت بخشی دنیوی آسمان کو ستاروں کی جگمگاہٹ سے... پھر میں نے کہا: ”ہم انسان کو مٹی سے... پیدا کریں۔“ (روحانی خزائن، کتاب البریہ ۱۰۴/۵۶)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”میں نے خواب دیکھا کہ میں خدا ہوں، پھر میں نے یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔“

(روحانی خزائن، ج:۵)

قارئین کرام! جہاد ایک ایسا حکم ہے کہ جس کی ضرورت اور فضائل سے سارا قرآن شریف بھرا ہوا ہے، جہاد کے بارے میں صرف مشکوٰۃ شریف، کتاب الجہاد میں ایک سو ایک حدیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہیں، کوئی ذی شعور مسلمان ایسا نہیں ملے گا جو جہاد کے مفہوم، ضرورت اور فضیلت سے بے خبر ہو؟

مرزا قادیانی کا عقیدہ کچھ اس مسئلہ میں انوکھا ہے، لکھتا ہے:

چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، ص:۳۹، تصنیف مرزا)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”میری ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ مسلمان اس سلطنت (برطانیہ) کے سچے خیرخواہ ہوجائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہوجائیں اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔“ (تریاق القلوب، ص:۲۵، ۴۵)

اسی طرح مرزا اپنی کتاب گورنمنٹ انگریزی اور جہاد کے ضمیمہ صفحے پر لکھتا ہے:

”آج کی تاریخ تک تیس ہزار کے قریب یا اس سے کچھ زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے جو برٹش انڈیا کے متفرق مقامات میں آباد ہے اور ہر شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح مانتا ہے، اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانے میں جہاد قطعاً حرام ہے۔“

قارئین کرام! جہاد کی حرمت اور انگریزوں کے ساتھ خیر خواہی پر مزید تفصیل حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے رسالہ ”انگریزی نبی“ میں ملاحظہ فرمائیں۔

یہ ہیں مرزائیوں کے خیالات اور عقائد جنہیں منوانے اور جن پر عمل کرانے کے واسطے مرزا کے بیٹے بشیر الدین محمود نے ۲؍جون ۱۹۳۶ء کو حسب ذیل بیان دیا تھا:

”حکومت ہمارے پاس نہیں کہ ہم جرگے کے ساتھ لوگوں کی اصلاح کریں اور ہٹلر یا مسولینی کی طرح جو شخص ہمارے حکم کی تعمیل نہ کرے اسے ملک سے نکال دیں اور جو ہماری باتیں سنے اور ان پر عمل نہ کرے اسے عبرتناک سزا دیں، اگر حکومت ہمارے پاس ہوتی تو ہم ایک دن کے اندر اندر یہ کام کرلیتے۔“

(الفضل ۲؍جون ۱۹۳۶ء)

”اس سے پہلے ۲؍مئی ۱۹۳۵ء کے الفضل میں شائع ہوا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود نے کہا ہے کہ ہر احمدی کا فرض ہے اور اس پر پوری طرح عمل پیرا۔۔۔۔۔

کہ جو اصحاب بندوق کا لائسنس حاصل کر سکتے ہوں، وہ بندوقوں کا لائسنس حاصل کریں اور جہاں جہاں تلوار رکھنے کی اجازت ہے وہاں تلوار رکھیں، لیکن جہاں اس کی اجازت نہیں ہے، وہاں لاٹھی ضرور رکھنی چاہئے۔"

(روزنامہ جسارت کراچی، ۵؍اگست ۱۹۷۳ء)

"کراچی مدینہ جامع مسجد ماڈل کالونی کے خطیب مفتی غلام قادر صابری پر آج ایک درجن سے زائد افراد نے حملہ کردیا اور زدوکوب کرتے ہوئے دھمکی دی کہ اگر انہوں نے ختم نبوت کے بارے میں تقریر کی تو جان سے ماردیا جائے گا، آج نماز جمعہ کے بعد جب کہ نمازی گھروں کو جاچکے تھے اور مولانا صاحب اپنے حجرے میں تھے کہ اچانک ایک درجن سے زائد افراد حجرے میں گھس آئے اور فحش گالیاں بکتے ہوئے انہیں زدوکوب کیا اور کہا کہ اب حکومت ہماری ہے۔ آئندہ قادیانیوں اور ختم نبوت کے بارے میں کوئی بات برداشت نہیں کی جائے گی، بعدازاں حملہ آور جاتے ہوئے یہ دھمکی بھی دے گئے کہ اگر آئندہ ختم نبوت کے بارے میں تقریر کی تو جان سے ماردیا جائے گا۔"

(روزنامہ جسارت کراچی، ۵؍اگست ۱۹۷۳ء)

"گزشتہ ہفتہ پولیس نے بشریٰ فاطمہ شہید کے قادیانی قاتل کو ساہیوال سے گرفتار کرکے کوئٹہ پہنچادیا، ملزم طارق سعید عرصہ نو ماہ سے مفرور تھا، بعض اطلاعات کے مطابق کوئٹہ کے ایک شخص نے ملزم طارق سعید قادیانی کو ساہیوال میں دیکھ کر پہچان لیا، جس پر پولیس نے ملزم کو گرفتار کرکے کوئٹہ پولیس کو اطلاع دی اور مقامی پولیس کا ایک خصوصی دستہ میر عبدالمنان سب انسپکٹر کی زیر قیادت ملزم کو اپنی حراست میں کوئٹہ لے آیا، ملزم طارق سعید قادیانی نے تین سال قبل خضدار میں اپنی سوتیلی بہن بشریٰ فاطمہ کو آہنی ہتھوڑے سے پے در پے ضربوں سے شہید کردیا تھا، اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ملزم نے اپنی سوتیلی بہن فاطمہ کو مسلمان مذہب چھوڑ کر قادیانی ہونے کی ترغیب دی، لیکن بشریٰ نے مذہب تبدیل کرنے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے سے انکار کردیا، جس پر ملزم نے بشریٰ پر حملہ کرکے اسے شہید کردیا، ملزم کے خلاف مقامی عدالت میں مقدمہ زیر سماعت تھا، اسے ڈسٹرکٹ جیل کوئٹہ میں رکھا گیا تھا، بعد میں ملزم کو ہسپتال کی جیل وارڈ میں منتقل کر دیا گیا، جہاں سے ۱۴؍مارچ ۱۹۷۳ء کو ملزم طارق سعید بروایت ایک قادیانی سازش کے تحت فرار ہوگیا۔ گزشتہ دنوں ساہیوال پولیس نے ملزم کو گرفتار کرکے کوئٹہ پہنچادیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے ناظم منظور احمد مغل، مرکزی مبلغ مولانا عبداللطیف اور دیگر ممتاز علماء دین بلوچستان نے صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ملزم کی سخت نگرانی کی جائے، کیونکہ ملزم کو کئی اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانیوں کی حمایت حاصل ہے۔"

(چٹان، ۷؍دسمبر ۱۹۷۳ء)

قارئین کرام! یہ مشتے از خروارے دو واقعات بطور نمونہ تحریر کئے ہیں، ورنہ اس قسم کے ہزاروں واقعات پیش کئے جاسکتے ہیں۔

محترمہ دردمند خاتون سے گزارش ہے کہ ان حقائق کے پیش نظر اخوت اور اسلامی وحدت کے شیرازے کو کون بکھیر رہا ہے، اس اتحاد کی رسی کی ایک ایک ڈوری کون کاٹ رہا ہے اور اس کی فصیل میں شگاف کون ڈال رہا ہے؟ امت مسلمہ میں تفرقہ کون پیدا کررہا ہے؟ کیا اس کی تمام تر ذمہ داری قادیانیوں پر عائد نہیں ہوتی؟

میں الزام ان کو دیتا تھا، قصور اپنا نکل آیا

ہم مسلمانوں کے اتحاد کا وسیلہ اول اگر خدائے واحد پر ایمان لانا ہے تو وسیلہ ثانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی عقیدت، محبت اور اطاعت کا رشتہ استوار کرنے پر ہے کہ پھر یہ کسی اور درگاہ کی طرف نگاہ اٹھے اور نہ کسی اور ذریعہ ہدایت وسیلہ نجات کا انتظار باقی رہے۔ اب اگر کوئی شخص یا گروہ ہمارے اتحاد کی ان دو بڑی بنیادوں میں سے کسی ایک میں رخنہ اندازی کرتا ہے تو فی الحقیقت وہی افتراق کی مہم شروع کرتا ہے۔ اس مہم کا عوام میں ردعمل پیدا ہونے پر اگر اس کی طرف سے اتحاد کے نام پر یہ چاہا جائے کہ اس کی مخالفت نہ کی جائے اور بھائیوں کی طرح سینے سے لگایا جائے تو یہ بالکل ایسا ہے جیسے ہم آپ اس نقب زن کو گلے لگالیں جو ہمارا مال ومتاع لوٹنے کی فکر میں ہے۔ درحقیقت وہ اتحاد جس پر ملت اسلامیہ کا وجود کھڑا ہوتا ہے، اس کا دروازہ خود قادیانیوں کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی تعلیم پر ایمان لانے والوں نے اپنے لئے بند کردیا ہے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت پر حملہ کیا جائے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جی بھر کے توہین کی جائے، جب تمام انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، ازواج مطہراتؓ، اہل بیتؓ اور سب بزرگان دین کے احترام کو بالائے طاق رکھا جائے، جب قادیانی نبوت پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر، شیطان، یہودی، عیسائی، مشرک، جہنمی کہا جائے، جب انہیں کتوں سوروں کے برابر کہا جائے، جب تمام غیر قادیانی علماء اور مخالف مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد اور ان کی عورتوں کو کتیوں سے بدتر کہا جائے، جب غیر مرزائیوں سے اپنی عبادت گاہیں، نمازیں اور شادی بیاہ کے معاملات الگ کرلئے جائیں، جب کہ ان کے معصوم بچوں کے جنازے تک پڑھنے کو

قادیانی مذہب کی رو سے ناجائز بتایا جائے اور جب کہ ان مرزائیوں کو جو بوجہ کسی مجبوری کے غیر مرزائیوں کو رشتہ دیں، جماعت سے الگ کیا جائے، جب غیر قادیانی مسلم کو شریعت کے اقتصادی ذرائع وسائل اور اس لئے حکومتی مناصب اور ملازمتوں پر باقاعدہ منصوبے کے تحت قبضہ کرکے اپنی حکومت جمانے کی پیشگوئیاں کی جائیں اور اپنے آنے والے دور اقتدار کا تصور دلا کر اکثریت کو دھمکایا جائے تو پھر جس ملت سے اس طرح جنگ لڑی جارہی ہو، اس سے اتحاد کیسے قائم ہوسکتا ہے؟ اتحاد کی راہ تو صرف یہی رہ جاتی ہے کہ قادیانی ٹولے کو اقلیت قرار دے کر اسے اس کی حدود میں رکھا جائے، کسی گروہ کا اقلیت قرار پانا مانع اتحاد کیسے ہوسکتا ہے؟ آخر پاکستان میں عیسائی اور ہندو بھی آباد ہیں اور ملکی اور حب الوطنی کے دائرے میں اکثریت کے ساتھ اتحاد کا رشتہ رکھتے ہیں، اس طرح اگر قادیانی گروہ کو اس کی اپنی ہی علیحدگی پسندی اور ملت اسلامیہ سے نفرت اور جداگانہ مذہبی اور معاشرتی جتھابندی کی بنا پر ایک اقلیتی گروہ قرار دے دیا جائے اور اس حیثیت سے اس کے شرکاء کے جملہ حقوق کی ضمانت دی جائے تو اس صورت میں ملکی سطح پر اتحاد کا دروازہ کیوں بند ہوجاتا ہے، کوئی کتنا متعصب اور غیر ذی شعور مسلمان ہو لیکن اس نہج پر سوچ ہی نہیں سکتا کہ مرزائیوں کے خلاف اشتعال پیدا ہو (اگرچہ قادیانیوں کی سرگرمیاں عوام میں مسلسل جذباتی ہیجان پیدا کرتی ہیں) ان کے مال و جان کو نقصان پہنچے اور مقصد کے لئے قادیانیوں کا اقلیت قرار دیا جانا، ان کے حق میں تحفظ ہے اور مسلم عوام کے اضطراب مسلسل کو ہمیشہ کے لئے ختم کرسکتا ہے۔ یہ تو مرزائیت کو اقلیت قرار دیئے جانے کے خیال کو اتحاد کے منافی سمجھنے کا جواب ہے۔ باقی محترمہ دردمند خاتون کا یہ کہنا کہ صاحبزادے نے اپنے والد صاحب کے متعلق غلو سے کام لیا تو اس فرقہ کے ایک حصہ نے بائیکاٹ کیا اور وہ قادیان سے تعلق چھوڑ کر لاہور آئے، یہ بھی غلط اور حقیقت کے برعکس ہے، اس حصہ کا ہیڈ مولوی محمد علی لاہوری تھا، یہ شخص قادیان سے اس واسطے الگ نہیں ہوا تھا کہ صاحبزادہ نے غلو کیا اور مرزا کو نبی کے القاب سے نوازا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ محمد علی، نورالدین کے بعد خلافت کا متمنی تھا لیکن نورالدین کی موت کے بعد جماعت نے مولوی محمد علی کی امید اور تمنا کے برعکس صاحبزادے مرزا بشیرالدین کو خلیفہ مقرر کیا تو مولوی محمد علی قادیان چھوڑ کر لاہور آگیا ورنہ نورالدین بھی مرزا کو نبی مانتا تھا لیکن اس کے باوجود مولوی محمد علی اس سے بیعت ہوا اور قادیان سے بھی تعلق قائم رکھا، بلکہ محمد علی کا اپنا بیان کہ: ''جناب مرزا قادیانی نبی ہیں۔'' (ریویو میں) صدہا بار شائع ہوچکا ہے، وہ پرچے آج بھی آواز بلند پکار پکار کر کہتے ہیں کہ ایک عرصہ تک خود مولوی محمد علی بھی مرزا کو نبی مانتا رہا۔ باقی رہا آج کل لاہوری پارٹی کا مرزا کو صرف مجدد ماننا یہ کہاں کی مسلمانی ہے اور خدمت دین جب کہ یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ مرزا مدعی نبوت تھے اور قرآن وحدیث کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کافر ہے اور یہ لاہوری پارٹی کو بھی مسلم ہے، کیا کوئی شخص آج یہ کہے کہ مسیلمہ کذاب مدعی نبوت نہیں بلکہ اس کا دعویٰ صرف مجدد ہونے کا تھا اور اس کی تعلیم کی اشاعت میں زندگی وقف کردے تو کیا لاہوری حضرات اسے خدمت دین جانیں گے؟ ہرگز نہیں اور سچ تو یہ ہے کہ مسیلمہ کذاب نے صرف نبوت کا دعویٰ کیا اور بس مگر مرزا نے فقط نبوت کا ہی دعویٰ نہیں کیا بلکہ جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کرچکا ہوں کہ اپنے نہ ماننے والوں کو کافر، یہودی، عیسائی، مشرک، جہنمی، شیطان، جنگل کے سور، ان کے عورتوں کو کتیوں سے بدتر ولدالحرام، حرام زادے، بدکار عورتوں کی اولاد کہا اور صرف اس پر بس نہیں کیا بلکہ بزرگان دین صحابہ کرامؓ، ازواج مطہرات اور دیگر تمام اہل بیت اور انبیاء علیہم السلام کی توہین کی حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کو معاف نہیں کیا صرف یہ نہیں کہ آپ کے منصب ختم نبوت پر حملہ کیا بلکہ جو خطابات اور القابات اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص فرمائے، ان تمام کو چھیننے کی ناپاک کوشش کی، سچ تو یہ ہے کہ مرزا نے مسیلمہ کذاب کے بھی کان کتر لئے، ان حالات میں محترمہ دردمند خاتون یہ چاہے کہ مسلمان مرزائیوں کو گلے لگالیں، یہ بعینہ ایسا ہے جیسا کہ آپ کسی کے چہرہ پر زور سے

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

تھپڑ رسید کریں اور یہ توقع رکھیں کہ وہ آپ کا منہ چومے گا، لیکن ہمیں تو گالیاں کھانا اور منہ پر طمانچہ بھی برداشت ہے، نہیں برداشت تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منصب ختم نبوت چھیننا اور اپنے دینی پیشواؤں کی ہتک .... اور سنئے جب لاہوری فرقے نے مرزا بشیر الدین کے متعلق الزامات اخباروں میں شائع کئے تو اخبار الفضل قادیان میں حسب ذیل بیان شائع ہوا:

''کوئی اپنی دینی اور روحانی پیشواؤں کی معمولی ہتک بھی برداشت نہیں کرتا... اس قسم کی شرارتوں یعنی کسی کے بزرگوں کو گالیاں دینا اور توہین کا نتیجہ لڑائی جھگڑا، فتنہ وفساد حتی کہ قتل و خونریزی معمولی بات ہے۔''

(اخبار الفضل ۳، مئی ۱۹۳۰ء)

تو کیا مرزائیوں نے ہمارے بزرگوں اور روحانی پیشواؤں کی توہین کرکے لڑائی جھگڑا، فتنہ و فساد، قتل، خونریزی کا بیج نہیں بویا؟ مگر ہماری بردباری دیکھئے کہ مرزائی ہماری آبادیوں میں نمک میں آٹے کے برابر بھی نہیں، باوجود اس کے امن سے رہ رہے ہیں، ہماری دکانوں کے ساتھ ان کی دکانیں اور مکانوں کے ساتھ ان کے مکان ہیں تبلیغی سلسلہ بھی ان کا شروع رہتا ہے، کتابچے، رسائل، پمفلٹ تقسیم کرنے میں ذرا بھر بھی جھجک محسوس نہیں کرتے بلکہ دکانداروں کا تو یہ حال ہے کہ جب کپڑا یا دوسری کوئی اس قسم کی چیز لفافے میں بند کرکے گاہک کو دیتے ہیں تو ساتھ پمفلٹ بھی لفافے میں بند کردیتے ہیں، ہاں اس کے برعکس دیکھنا ہو تو ربوہ چلیں، وہاں کوئی غیر مرزائی سڑک کے کنارے خوانچہ بھی نہیں لگاسکتا، نہ اسے اپنے مسلک کی تائید میں چھوٹا سا اشتہار یا پمفلٹ تقسیم کرنے کی اجازت ہے۔ محترمہ دردمند خاتون کا یہ کہنا کہ قائداعظم مرحوم سے کسی تنگ دل نے استفسار کیا کہ آپ قادیانی جماعت کو کیا حیثیت دیں گے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ ہمارے ممبر ہیں جو کوئی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے، مگر حیرانی یہ ہے کہ جب مرحوم کا انتقال ہوا تو سر ظفر اللہ خان نے نماز جنازہ تک نہ پڑھی۔ الگ عیسائیوں، ہندوؤں میں کھڑا رہا، محترمہ دردمند خاتون ہی سے کوئی پوچھے کہ مرحوم کلمہ شریف نہیں پڑھتے تھے کہ ان کے ساتھ سر ظفر اللہ خان نے وہ سلوک کیا جو ایک مسلمان، یہودی، ہندو یا عیسائی کے ساتھ یا ایک غیر مسلم، مسلمان کے ساتھ کرتا ہے؟ شاید مرحوم کو یہ معلوم ہوتا تو ہرگز وہ بات نہ کہتے جو محترمہ دردمند خاتون نے کی ہے۔ بہرحال یہ غلط ہے کہ بانی فرقہ کے صاحبزادے نے اپنے والد کو نبی کے خطاب سے نوازا بلکہ خود بانی فرقہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ بھی غلط ہے کہ اس جماعت کا ایک حصہ صرف اس لئے الگ ہوا کہ بانی فرقہ کے صاحبزادے نے غلو کرکے اپنے والد کو نبی کے خطاب سے نوازا بلکہ وجہ یہ تھی کہ اس حصہ کے ہیڈ مولوی محمد علی کو خلافت سے محروم کیا گیا تو اس نے اس دکھ کا بدلا اس طور سے لیا اور یہ بھی غلط ہے کہ جماعت احمدیہ مرزا کو نبی ماننے والے خیالات اور عقائد ترک کرچکی ہے بلکہ اب بھی ان کے عقائد وہی ہیں جو شروع سے تھے اور یہ بھی غلط ہے کہ مرزا مفتری علی اللہ کو مجدد یا نبی مان کر اس کی تعلیم کے پرچار کو خدمت دین جانا جائے، بلکہ یہ دراصل اسلام کی بیخ کنی ہے اور یہ بھی سرتاپا غلط ہے کہ مسلمان قادیانیوں کا قتل ان کے گھروں کو آگ لگانا، ان کے اموال لوٹنا ثواب جانتے ہیں، یہ بہتان عظیم ہے، کوئی مسلمان اس درندگی کا تصور ہی نہیں کرسکتا۔ مسلمانوں کا صرف ایک ہی مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بعد ان کو شعائر اسلام کے استعمال سے روکنے کے قانون کو شدومد سے جاری رکھا جائے اور پھر دیگر اقلیتوں کی طرح ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے اور بس، اس سے اتحاد کا دروازہ بند نہیں ہوتا، جیسا کہ میں پہلے عرض کرچکا ہوں۔ مرزائی پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں تو ''چشم ماروشن دل ماشاد'' بڑے شوق سے رہیں، ہمیں ان کے پاکستان میں رہنے پر کوئی اعتراض نہیں۔ ہاں مسلمان ہوکر رہنے پر ضرور شکایت ہے، اقوام کی تقسیم ادیان پر ہوئی ہے، جب قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا کو نبی مانتے ہیں تو امت بھی اسی کی کہلائیں یعنی مرزائی نہ کہ مسلمان۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت یہودی کہلائی اور جن یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانا وہ عیسائی کہلائی نہ کہ یہودی اور جن عیسائیوں نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا نبی مانا وہ مسلمان کہلائے، جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانیں وہ مرزائی کہلائیں نہ کہ مسلمان، انہیں مسلمانوں میں مسلمان بن کے رہنے کا کوئی حق نہیں۔

مرزا بشیر الدین قادیانی کا کہنا ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں، آپ نے کہا کہ یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا چند مسائل میں ہے، آپ نے کہا: قرآن، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ غرض ایک ایک چیز میں آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ہمیں ان سے اختلاف ہے۔'' (الفضل قادیان، ۳۰ مئی ۱۹۳۱ء)

جب مرزائیوں کی ہر چیز الگ ہے تو کیوں نہ مرزا کی امت اور امت کا نام مسلمانوں سے الگ مرزائی ہونا چاہئے۔

☆☆............☆☆

Regd: SS-160

فرما گئے یہ ہادی | تاجدار ختم نبوت ﷺ زندہ باد | لا نبی بعدی

چھٹی سالانہ

عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ 18 اپریل 2013

بروز جمعرات

بعد از نماز عشاء

بمقام الفتح گراؤنڈ سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد

ان شاء اللہ

زیر صدارت

حکیم العصر محدث کبیر

ولی کامل مخدوم العلماء

حضرت اقدس شیخ الحدیث

مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

خصوصی آمد و دعا

حضرت مولانا ناصر الدین خاکوانی نقشبندی صاحب

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر

زیر سرپرستی

پیر طریقت حضرت مولانا

خواجہ عزیز احمد صاحب

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

تمام مکاتب فکر کے جید علما اکرام مشائخ عظام

اور مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین

دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

برائے رابطہ

مبلغ عبدالرشید غازی

0301-7224794

معاون مبلغ سید خبیب احمد شاہ

0322-6292500

الداعی الی الخیر سید فاروق ناصر شاہ

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد